REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

PUSTEL REGISTRATION NO. P/GDP. 6.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۳۹ — شمارہ ۴

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپیہ
ششماہی ۳۰ روپیہ
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ
ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ـ 143516

۴ رجب ۱۴۱۰ ہجری — یکم تبلیغ ۱۳۶۹ ہش — یکم فروری ۱۹۹۰ء

الحمد للہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں ؛

کیرلہ کے مباہلہ میں جماعتِ احمدیہ کی عظیم فتح

کوڈیتھور میں سہ روزہ جلسۂ عام

مرتبہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نزیل کیرلہ

جماعتِ احمدیہ کیرلہ اور انجمن اشاعتِ اسلام کے مابین مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۹ء کو جو عظیم الشان مباہلہ ہوا تھا اس کا چرچا نہایت وسیع پیمانے پر ساری دنیا میں ہوا۔ اس مباہلہ کی میعاد مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء کو ختم ہوئی۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے سچوں پر اپنی رحمتوں اور جھوٹوں پر لعنتوں کے کئی نشانات ظاہر فرمائے۔

یہاں ایک بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ اور انجمن اشاعتِ اسلام کے مابین جو مباہلہ ہوا تھا اس میں ہمارے مدِ مقابل ان الزامات پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے جو مخالفین کی طرف سے جماعتِ احمدیہ پر آئے دن لگائے جاتے رہتے ہیں۔ جن کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اعلانِ مباہلہ میں فرمایا تھا۔ ان الزامات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

۱۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا، خدا کا باپ اور خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲۔ آپ نے نعوذ باللہ حضرت خیر الانام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔

۳۔ احمدیوں نے قرآنِ مجید میں لفظی و معنوی تحریف کی۔

۴۔ انگریز کے ایماء پر اسلامی نظریہ جہاد کو منسوخ کیا۔

۵۔ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے۔

۶۔ اُن کا قبلہ الگ ہے۔

۷۔ احمدیوں کا خدا الگ ہے۔

۸۔ انبیاء اور ملائکہ پر ایمان نہیں۔

۹۔ احمدیوں کی عبادت بھی اسلام سے مختلف ہے۔

۱۰۔ ان کا حج بھی مختلف ہے۔

یہ اور اس قسم کے کئی الزامات ہیں جو آئے دن جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ اور ان جھوٹے الزامات پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی بددعا دے کر یہ دعوت دی تھی کہ مخالفین بھی اسی طرح لعنت کی دعا کریں کہ مذکورہ تمام الزامات درست ہیں۔

لیکن کوڈیتھور (کیرلہ) میں جو مباہلہ ہوا تھا اس میں جماعتِ احمدیہ کے مدِ مقابل ان میں سے کسی ایک الزام پر بھی مباہلہ کرنے کے لئے باوجود ہماری طرف سے بار بار اصرار کے تیار نہیں ہوتے۔ یہ سب سے بڑی اور نمایاں فتح ہے جو جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہوئی۔

مباہلہ کے موقع پر جماعتِ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا ذکر کرنے کے بعد جو دعا کی تھی وہ یہ تھی:۔

"ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے تابع غیر تشریعی امتی نبی آسکتا ہے اے قادرِ مطلق خدا! اگر ہمارا یہ قول اور اعتقاد جھوٹا ہے تو ہم پر سخت سزا نازل فرما۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل کر کے ایسا نشان دکھا جس سے حق ظاہر ہو جائے۔"

اس کے بالمقابل انجمن اشاعتِ اسلام نے یہ دعا کی تھی کہ:۔

"ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ مرزا غلام احمد القادیانی نہ غیر تشریعی نبی تھے نہ امتی نبی۔ اگر ہمارے اس عقیدے میں ہم جھوٹے ہوں تو خدا کی لعنت ہم پر نازل ہو۔"

گویا کہ جماعتِ احمدیہ نے یہ نشان خدا سے مانگا تھا کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو خدا کی طرف سے سخت سزا نازل ہو۔ اور اگر ہم سچے ہیں تو ہماری تائید میں کوئی نشان دکھا۔ ہمارے مخالفین نے یہ نشان مانگا تھا کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو خدا کی طرف سے اُن پر لعنت ہو۔ (انہوں نے سخت سزا کی دعا مانگنے سے انکار کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ چونکہ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے ہیں اس لئے ایسی دعا ہم نہیں مانگتے صرف لعنت کی دعا مانگیں گے)

خدا تعالیٰ مباہلہ کی اس مدت میں جماعتِ احمدیہ پر بے شمار انعام و اکرام بین الاقوامی سطح پر نازل فرماتا رہا جس کی تفصیل کی یہاں اس وقت گنجائش نہیں۔ ہفت روزہ بدر کے پچھلے شمارے اس کے شاہد ناطق ہیں۔

کیرلہ کے مباہلہ میں جماعتِ احمدیہ کو ایک عظیم الشان فتح کا اور ہمارے مخالفین کو خدا کی لعنت کا ایک نشان یہ ظاہر فرمایا کہ مباہلہ کے معاً بعد انہوں نے سعودی عرب، پاکستان وغیرہ سے شائع ہونے والے اخباروں میں یہ جھوٹی خبر شائع کی کہ جماعتِ احمدیہ کیرلہ کے دو سرکردہ افراد جو اس مباہلہ کے سر فہرست ہیں یعنی مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب قائم مقام امیر جماعتِ احمدیہ کیرلہ اور محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرلہ وفات پا گئے ہیں۔

ہندوستان کے باہر ہمارے مخالفوں نے اس جھوٹی خبر کو بہت اچھالا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دونوں بزرگ کیرلہ کے چاروں اطراف تبلیغِ اسلام کی مہم میں سرگرمِ عمل ہیں اور اپنی زندگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کا یہ جھوٹ نہایت واضح رنگ میں ثابت ہوا کہ یہی لوگ لعنتِ خدا کے وارث ہیں۔

اس اثناء میں جماعتِ احمدیہ کو اس مباہلہ کے ذریعہ ۲۳ نئی سعید روحیں حاصل ہوئیں جنہیں بیعت کر کے آغوشِ احمدیت میں آنے کی توفیق ملی۔ ان میں سے تین معززز ایسے ہیں جن کا تعلق اسی انجمن اشاعتِ اسلام سے تھا۔ ان معززین کے قبولِ احمدیت سے انجمن اشاعتِ اسلام کو یہ احساس ہوا کہ اس میں ہماری ذلت و رسوائی ہے۔ اس لئے انہوں نے پورا زور لگایا کہ کسی طرح ان کو احمدیت سے برگشتہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک مولوی محمد یوسف صاحب کو انہوں نے اغوا کیا اور اپنے ہاں کئی روز تک رکھ کر اُن کا BRAIN WASH کرتے رہے۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے احمدیت میں استقامت کا بہترین نمونہ دکھایا ہے

کون در پردہ مجھے دیتا ہے ہر میداں میں فتح
کو اسے جو تم کو ہر دم کر رہا ہے شرمسار
(حضرت مسیح موعودؑ)

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر ملاحظہ)

نصیر احمد نظر آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

جماعت احمدیہ کو حاصل شدہ عظیم الشان فتح کا اعتراف کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے شدید معاند و مخالف ہفت روزہ اخبار "SUNNI VOICE" نے اپنی ۸ر دسمبر ۸۹ء کی اشاعت میں لکھا:-

"قادیانی لوگوں نے اپنے مقصد کو پالیا۔ مباہلہ کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ذرائع ابلاغ نے ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت کرتے ہوئے قادیانیت کے تعارف میں مضامین شائع کرنا شروع کئے۔ اس طرح ملک بھر میں مباہلہ کا چرچا ہوا۔ اس علاقہ میں بھی جہاں قادیانیت کا نام و نشان نہیں تھا اُس کی آواز پہنچی۔ اور وہاں لوگ قادیانیت کا مطالعہ کرنے لگ گئے۔ مباہلہ کے بعد قادیانیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے بہتوں نے اُن کے لٹریچر اور کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ اکثر اخباروں نے قادیانیت کا تعارف کراتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ لوگ عوام میں مسلمان تصور کئے جانے لگے۔ حالانکہ عالمگیر مسلمانوں نے انہیں کافر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ غرضیکہ قادیانیوں نے مباہلہ کے ذریعہ نہایت حکمت عملی سے اپنا پروپیگنڈہ کروایا۔ افسوس ہے کہ یہ حقیقت سمجھنے سے انجمن اشاعت اسلام اور ان لوگوں کے پیچھے کام کرنے والی جماعتیں قاصر ہیں۔ لہٰذا انجمن اشاعت اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ توبہ کریں اور عوام الناس سے معافی مانگ لیں۔"

(سُنّی وائس ۸ر دسمبر ۱۹۸۹ء)

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ

فضیلت وہ ہوتی ہے جس کی گواہی دشمن بھی دیں۔ جماعت احمدیہ کو حاصل شدہ اس واضح فتح اور جماعت کے مدمقابل معاندین احمدیت کی شکست کو چھپا کر عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ لوگ اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے۔ اپنے تمام ذرائع ابلاغ کو کام میں لاتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ اور سچائی ایک جگہ کبھی جمع نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے سچ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے جھوٹ کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔ لیکن سچ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کبھی بھی جھوٹ کے سہارے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

انجمن اشاعت والے شروع سے ہی جھوٹ کا سہارا لیتے رہے جس کی وجہ سے اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کا مصداق بنتے رہے۔ چنانچہ میعادِ مباہلہ ختم ہونے کے معاً بعد کڈیفور میں انہوں نے ایک جلسہ کیا اور نہایت شرمناک انداز میں جماعت احمدیہ کے خلاف صریح جھوٹے الزامات عائد کرتے ہوئے استہزاء سے کام لیا۔

اس کے جواب میں اور مباہلہ کے پس منظر اور اس کے نہایت شاندار نتائج بیان کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے مورخہ ۸-۹-۱۰ر جنوری ۱۹۹۰ء کو کڈیفور میں ایک سہ روزہ جلسہ منعقد کیا۔ تینوں روز مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب۔ مکرم سید اللہ پاشا صاحب اور خاکسار نے جلسوں کو مخاطب کیا۔ اور دشمنانِ حق و صداقت کی دشنام دہی اور جھوٹے الزامات کا دندان شکن جواب دیا۔ اور اُن کے جھوٹ کا کچا چٹھا لوگوں کے سامنے واضح کر کے رکھ دیا۔ یہ لوگ دشمنان اسلام کے طریقہ کار اپناتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے اقتباسات سیاق و سباق کو کاٹ کر جو پیش کرتے رہے ان کا بھی جواب دے کر اُن جھوٹ کے پول کھول دیئے۔

اس موقعہ پر کیرالہ کے مباہلہ کے بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ر نومبر ۸۹ء کو جو معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس کا ملیالم ترجمہ بھی ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر تقسیم کیا گیا۔ نیز اس سلسلہ میں ایک جامع پمفلٹ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دشمنانِ حق و صداقت کی آنکھیں کھول دے۔ اور صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے زمرے سے نکل کر حق و صداقت قبول کرنے اور اس طرح رضائے الٰہی پانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صد سالہ جشنِ تشکر کا جلسہ سالانہ

اے قادیاں دارالاماں اُونچا رہے تیرا نشاں!

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ یہ جلسہ اپنی خصوصیات میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ حیدرآباد کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ "سیاست" ۱۷ر و ۱۹ر دسمبر میں اس جلسہ سے متعلق خبریں شائع ہوئیں خصوصی طور پر آندھرا پردیش جو قادیان سے دُور افتادہ مقام ہے، سے بھی افرادِ جماعت اپنے دِلوں میں ایک پاکیزہ جذبہ لئے ہوئے دیوانہ وار چھوٹے چھوٹے قافلوں کی شکل میں جوق در جوق ــــ بوڑھے اور مستورات اور جوان سفر کی صعوبتوں اور پنجاب کی سردی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسیح آخر الزمان کے مقدس مسکن کی طرف دیوانہ وار بڑھ رہے تھے۔ حیدرآباد کے علاوہ متفرق قافلوں کی ایک اسپیشل بوگی کا انتظام کیا گیا تھا جس کے جملہ اُمور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت کے زیر نگرانی محترم سیٹھ عبدالصمد صاحب۔ مکرم خواجہ معین الدین صاحب آڈیٹر۔ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب اور خاکسار نے کئے۔ اور ایسے خوش نصیب افراد ہیں ملے جنہوں نے ڈیلی اخراجات بخوشی برداشت کرتے ہوئے بوگی کے ریزرو کروانے میں تعاون فرمایا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

بوگی ۱۴ر دسمبر کی رات حیدرآباد سے فلک شگاف اسلامی نعروں اور دُعاؤں سے روانہ ہوئی۔ کثیر تعداد میں افرادِ جماعت اس قافلہ کو الوداع کرنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔ اس بوگی پر ۵۲ ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس بوگی کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں مائک لگا کر چھ اسپیکر نصب کئے گئے تھے۔ اور اس کے باہر کی طرف تھرماکول کے ذریعہ صد سالہ جشنِ تشکر لکھا گیا تھا۔ اور منارۃ المسیح کی تصویر چسپاں کی گئی تھی۔ تاکہ ۲۱۰۰ کلومیٹر کے راستہ سے گزرتے ہوئے ہر دیکھنے والے کو دعوتِ فکر دے۔ بوگی کے دونوں طرف AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889-1989 اور "LOGO" اور LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کے بڑے بڑے بورڈ آویزاں کئے گئے تھے۔ اور اس بوگی میں درس، تقاریر اور نمازوں کی باجماعت ادائیگی ہو رہی تھی۔ اور یہ قافلہ دُعاؤں کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ آخر وہ مقام ۱۷ر دسمبر کو آن پہنچا کہ جس مقدس بستی کے لئے سفر اختیار کیا گیا تھا۔ اس بستی میں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام مسیح دوران کی بستی جس میں شعائر اللہ سے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ لَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔ جس بستی سے اُٹھنے والی آواز آج ۱۲۰ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جس کے تعلق میں حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا تھا کہ ؎

سوتے سوتے بھی میں کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں

اس بستی میں مسیح موعود علیہ السلام کو دشمنانِ اسلام کے خلاف ۸۴ عظیم الشان کتب لکھ کر دفاعِ اسلام کا موقعہ ملا۔ گویا یہ بستی دفاعِ اسلام کے قلعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کے متعلق ایک عیسائی پادری نے ۱۹۱۴ء میں یہ کہا تھا کہ "اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ قاہرہ یا مصر میں نہیں ہوگا جہاں لوگوں کی نگاہیں لگی ہوتی ہیں بلکہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوگا جہاں سے نئی زندگی آ رہی ہے۔ اور وہاں انگریزی ترجمہ قرآن مجید تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔"

بہرکیف اس مرتبہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء کے بعد پہلا جلسہ ہے جس میں کثیر تعداد میں ہندوستان اور بیرونی دنیا کے افرادِ جماعت کو شرکت کا موقعہ ملا۔ پاکستانی احمدیوں کے جذبات کو دیکھ کر روح سجداتِ شکر بجا لائی کہ اُن کا نمونہ قابلِ فخر و تقلید ہے۔ پاکستان کے احمدیوں کا بیت الدعا اور شعائر اللہ میں دعائیں کرنا اور سسکیاں بھرنا، اس عشق کو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔ دو روز جلسہ سالانہ پنڈال میں رہا جو پہلے جلسہ گاہ سے زیادہ وسیع تھا۔ آخری روز کا جلسہ مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ حضور پُر نور کے پیغام سے تو ہر احمدی جھوم اُٹھا۔ اور ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر اور پھر خاص طور پر اسیرانِ راہِ مولیٰ جن کو پاکستان کی مختلف جیلوں میں رکھا گیا تھا، اُن خوش نصیبوں کو دیکھنے کا موقعہ ملا جن کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا رکھے تھے۔ جن میں ایک خوش نصیب کے امیر جماعت بھی تھے۔ اور دو مبلغینِ سلسلہ بھی تھے۔ اُن کی قربانیوں کو دیکھ کر عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں اجتماعی (الوداعی) دُعا کروائی جس میں کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو برس نہ پڑی ہو۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ اِدھر آنکھوں سے آنسو برس رہے تھے اور دوسری طرف بارانِ رحمت کا نزول آسمان سے ہو رہا تھا۔ جو قبولیتِ دُعا کی سند رکھتا ہے۔

جلسہ سالانہ آیا اور اپنی برکتوں سے سب کی جھولیاں کو بھر کر چلا گیا۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی بھاری تعداد اس بات کی متمنی تھی کہ حضور پُر نور تشریف لائیں گے۔ پھر یہ جلسہ اپنے پورے جوبن پر آسکے گا۔ بارات تو آئی اور پوری شان کے ساتھ آئی لیکن دُلہا نہ آیا۔ اے خدا وہ سامان جلد کر دے کہ ہم حضور پُر نور کا دیدار کر سکیں اور حضور پوری شان سے قادیان کی مقدس بستی پر نزول فرما ہوں۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار

واصف احمد انصاری

نائب قائد مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش

درخواست ہائے دُعا

● محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ چند روز ہسپتال میں داخل رہ کر واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں، چار روز قبل زیادہ بیمار ہو گئے تھے۔ اب قدرے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے خصوصی درخواست دُعا ہے۔

● محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب آف حیدرآباد کے داماد مرحوم کیپٹن اقبال علی خان صاحب پائلٹ (انڈین ایئر لائنز) جو دیتے ہوئے ہوائی حادثہ میں وفات پا گئے تھے۔ محترم مولوی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ مرحوم کی بیوہ عزیزہ (اقبال) کو دسمبر ۸۹ء میں اسی محکمہ میں ملازمت مل گئی ہے الحمد للہ۔ پہلی تنخواہ موصول ہونے پر عزیزہ موصوفہ نے مبلغ (۵۰۰) پانصد روپے نادہندگی کے طور پر چندہ کی مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ عزیزہ کی دو کمسن بچیاں بھی ہیں۔ محترم مولوی صاحب اور اُن کی بیگم صاحبہ محترمہ کی صحت بھی اس افسوسناک حادثہ سے متاثر ہوئی ہے۔ ان سب کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

۲۳ مارچ، تاریخ یومِ پاکستان کی ایسی تاریخ ہے جسے پاکستان کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا، تقدیر نے یہ دن اُن پر مسلط کر دیا

اشتراکی ممالک میں ہونیوالے انقلابات، ۱۹۸۹ء انسانی تاریخ میں ایک ایسا بلند و ممتاز سال بن کر اُبھرا ہے کہ اسے قیامت تک مؤرخ نہیں بھلا سکے گا!

میں اسی خطبہ میں آئندہ سال کی جماعت احمدیہ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں، خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی ترقی کی رفتاروں کے پیمانے بدل چکے ہیں!

یہ چونکہ سال کا آخری خطبہ ہے اس لئے روایات کے مطابق میں اسی خطبے میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان بھی کرتا ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۹ فتح ۱۳۶۸ ہش مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر پی۔ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

یہ جمعہ جس کی ادائیگی کے لئے آج ہم اکٹھے ہوئے ہیں، سال ۱۹۸۹ء کا آخری جمعہ ہے اور دو روز تک یہ سال اختتام پذیر ہونے والا ہے۔ یہ سال نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک غیر معمولی سال ہے بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی یہ سال ایک غیر معمولی سال بن کر اُبھرا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کی گہری حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا جب ہم ربوہ میں ۲۳ مارچ کا دن خوشی کے دن کے طور پر منانا چاہتے تھے تو جماعت کے دشمنوں نے پورا زور لگایا کہ وہ ربوہ میں یا دوسری جگہوں پر بھی جماعت احمدیہ کو اس دن کی خوشی نہ منانے دیں۔ لیکن

خدا کی تقدیر نے اُن کو مجبور کر دیا تھا

کہ وہ سارے ملک میں وہ دن خوشیوں کے دن کے طور پر منائیں اور ۲۳ تاریخ یوم پاکستان کی ایسی تاریخ ہے جسے پاکستان کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ تو بہت لمبا عرصہ پہلے جب ۲۳ مارچ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لدھیانہ میں بیعت لی، اس بات کو پاکستان بنانے والوں نے یا پاکستان کی راہ میں خدمتیں کرنے والوں نے تو کبھی سوچا بھی نہ ہوگا اور ۲۳ مارچ کا دن یوم پاکستان مقرر ہونا ایک ایسا فعل ہے جس میں پاکستان کی تحریک سے تعلق رکھنے والوں کا کوئی بھی عمل دخل نہیں۔

تقدیر نے یہ دن اُن پر مسلط کر دیا، اُن پر ٹھونس دیا۔

جب تک وہ اس دن کو جماعت احمدیہ کی خوشیوں کے طور پر نہیں منالیتے، یہ دن ان پر مسلط ہو چکا ہے۔ اور جب وہ اس کو پہچان جائیں گے تو پھر وہ اصلی خوشیوں کا دن اُبھرے گا، جب ۲۳ مارچ کو پاکستان کے قیام کا دن بھی ہوگا اور احمدیت کے قیام کا دن بھی ہوگا۔ اور یہ دونوں خوشیاں مل کر عیدیں بھی منایا کریں گی۔

اسی طرح کی ایک حکمت اس سال میں بھی پوشیدہ ہے۔ اس سال میں ایسے حیرت انگیز تغیرات برپا ہوئے ہیں کہ دنیا کے دانشور وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یورپ میں اچانک جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور اسی طرح دنیا کے دوسرے بعض ممالک میں تبدیلیوں کے جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ وہ سب تبدیلیاں ایسی ہیں جن میں سیاستدانوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی عظیم تبدیلیاں اور

اشتراکی ممالک میں ہونے والے انقلابات

اسی طرح تعجب انگیز ہیں جس طرح باقی دنیا کے لئے تعجب انگیز تھے۔ جن کی کوششوں کا جہاں تک دخل ہے وہ کوششیں تو پچھلے سالوں کی تھیں اور انسانی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں۔

اور ساری دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نے مل کر چین میں جو انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی تھی، اس میں وہ قطعیۃً ناکام رہے۔ وہاں انقلابات ہوئے جہاں محض خدا کی تقدیر کا دخل تھا۔ جہاں انسانی کوششوں کا کوئی بھی ہاتھ نہیں تھا۔ اس لئے ابھی سے دانشور یہ لکھنے لگے ہیں اور مختلف مواقع پر یہ بیان دینے لگے ہیں کہ یہ سال جو ۱۹۸۹ء کا سال ہے، یہ

انسانی تاریخ

میں ایک ایسا بلند اور ممتاز سال بن کر اُبھرا ہے کہ اسے قیامت تک مؤرخ بھلا نہیں سکے گا۔ ایک غیر معمولی شان ہے اس سال میں اور آئندہ کے لئے بنیادیں ڈالنے والا سال ہے۔ پس اس کی بلندی محض اپنی ذات کی بلندی نہیں بلکہ آئندہ دنیا کی سربلندی کے لئے اس سال میں بنیادیں قائم کی گئی ہیں۔

اور یہ وہی سال ہے جس کو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا عالمی جشن تشکر قرار دیا۔

اب یہ بھی ہماری اور آپ کی، انسانوں کی کوششوں کا ظاہر ہے کہ کوئی ادنیٰ سا بھی دخل نہیں۔ اللہ تقدیر بنا رہا ہے اور تمام دنیا کو مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے سال کو کبھی نہ بھلا سکے اور ہمیشہ اس سال کو سنہری حروف سے لکھتی چلی جائے۔ پس خدا کی بہت سی تقدیریں مخفی طور پر اپنے کام کر رہی ہوتی ہیں، نہ سطح پر اُن کے کوئی اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ اچانک جس طرح سمندروں میں جزیرے اُبھر آتے ہیں، اسی طرح جب وہ خدا کی تقدیر آخری صورت میں اُبھرتی ہے تو دنیا حیرت سے اس کو دیکھنے لگتی ہے۔ پس ان دونوں باتوں میں حکمت ہے۔ یہ دونوں باتیں اتفاقی نہیں ہیں۔

۲۳ مارچ کے دن کو پاکستان

کی خوشیوں کا دن قرار دے دینا اور صد سالہ جشن تشکر کے سال کو تمام عالم کی خوشیوں کا دن قرار دے دینا اور اسی سال میں حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کرنا اور حیرت انگیز تبدیلیوں کی بنیادیں قائم کرنا یہ ایسی باتیں تو نہیں ہیں جو اتفاقاً اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ان کے اندر خدا کی تقدیر کار فرما دکھائی دیتی ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کثرت کے ساتھ فضل کبھی نازل نہیں ہوئے جتنے اس سال نازل ہوئے ہیں۔ اور اس میں کسی حد تک تو آپ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم نے جشن کی تیاریاں کی تھیں، ان کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی تھا۔ لیکن خدا کے جن فضلوں کو میں پہلے ذکر کرتا چلا آیا ہوں، اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کا ہماری تیاریوں سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ خدا کی طرف سے آسمان سے فضل نازل ہوتے ہیں۔ اور اس کو ہم نے نمایاں ہوتے دیکھا ہے اور ہر پہلو سے اس سال میں جماعت کو غیر معمولی عظمت عطا ہوئی، غیر معمولی تقویت نصیب ہوئی اور ہمارے دشمنوں کو غیر معمولی ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہ سب باتیں اتفاقی تو نہیں ہو سکتیں۔ بہت ہی جاہل ہوگا جو اس ساری تصویر کو اکٹھی دیکھے اور پھر کہے کہ اتفاقیہ ہو گئیں

بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ایک معنی خیز تصویر اُبھر آئی۔

یہ وہ سال ہے کہ جب

بفعیتوں

کے لحاظ سے بھی اس کثرت سے لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ جب آپ اس کا گراف دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ یوں لگتا ہے جیسے ایک بلند ہوتی ہوئی سڑک پر اچانک مینار بنا دیا گیا ہو۔ اور مینار کے ساتھ وہ سڑک اُٹھنی شروع ہو جاتی لیکن یہ بھی نیچے لیٹ ہیں ہے۔ میں خدا کے فضل سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ چونکہ یہ اتفاقی واقعہ نہیں اس لئے یہ ترقی کی جو رَو ہے یہ آگے بڑھے گی۔ اور پیچھے نہیں ہٹے گی۔

دنیا کی تاریخ میں تو یہ سال اُبھرا ہے اور اُبھر کر پھر کسی حد تک نیچے گرنے والا ہے مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں اور اسی کے لئے آپ کو دُعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دُعا یہ کریں کہ مُڑ کر دیکھیں تو اس سال سے پیچھے گہرائی دکھائی دے مگر آگے دیکھیں تو پھر اور اُٹھتے ہوئے بلند تر مینار دکھائی دیں۔ اور یہ سال آئندہ ترقی کے لئے رفتاریں سیٹ کرنے والا بنے جس طرح دوڑوں میں سب سے اگلا کھلاڑی جو سب سے زیادہ PACE MAKER توانا ہوتا ہے اور چُست و چالاک ہوتا ہے اور رفتار میں سب سے زیادہ نمایاں طور پر آگے بڑھنے کی توفیق پاتا ہے، ایسے کھلاڑی کو کہتے ہیں اس نے PACE سیٹ کر دی یعنی اُس نے باقی کھلاڑیوں کے لئے رفتار معین کر دی ہے۔ اب وہ اس کا ساتھ دے سکیں گے تو ساتھ چلیں گے ورنہ پیچھے رہ جائیں گے۔ تو خدا کرے کہ یہ سال آئندہ سالوں کے لئے PACE سیٹ کرنے والا سال ثابت ہو۔ اور اس سال کے بعد میں آنے والے سال گویا اس سال سے سبق سیکھتے ہوئے اسی رفتار سے آگے بڑھیں جس رفتار سے یہ سال اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ آگے بڑھا ہے۔ اس موقعہ پر ہمیں خاص طور پر یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ یہ جو

عالمی تغیرات

ظاہر ہوئے ہیں، جن کے متعلق ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے نئی بنیادیں قائم کی ہیں یا نیا موڑ مُوڑا ہے، اس موڑ پر کھڑے ہو کر جو آئندہ دنیا ہمیں دکھائی دیتا ہے اس کے لئے بہت دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور ان دعاؤں کی ضرورت ہے کہ خدا کی تقدیر نے ترقی کے یہ جو آثار باندھے ہیں، ہم اس بات کے اہل ہوں کہ ان سے پوری طرح استفادہ کر سکیں۔ ہم اس بات کے اہل ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے جو نئے دروازے کھولے ہیں۔ نئے AVENUE، نئے ایوان ہمارے لئے ہم پر روشن کئے ہیں، اُن تک پہنچنا ہم پر آسان فرما دیا ہے، ان سے بھرپور استفادے کی ہمیں توفیق ملے۔ اور جس جس طرف سے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیں آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے، جس طرح تیز ہوائیں پیچھے سے دھکیلتی ہیں تو جس کو دھکیلا جا رہا ہے اُس کی کوشش کا بھی کوئی دخل ہوا کرتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ بعض دفعہ آندھیاں اتنی تیز بھی چلتی ہیں کہ کوئی جانا چاہے یا نہ چاہے، اس سمت میں اس شخص کو دھکیلتی ہوئی لے جاتی ہیں۔ لیکن اگر دوڑنے والا اسی سمت میں دوڑنا چاہے اور دوڑنے کی پوری کوشش بھی کرے تو پیچھے سے آنے والی ہوائیں اس کو بہت تیزی سے آگے بڑھاتی ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ تبدیلیاں اس قسم کی ہواؤں کا حکم رکھتی ہیں جو خاص سمتوں میں چلائی جا رہی ہیں۔ اگر آپ دوڑنے کی نیت رکھتے ہیں تو دوڑنے کے لئے کمر کسیں اور تیار ہو جائیں کیونکہ اب یہ وقت چلنے کا وقت نہیں رہا بلکہ تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے کا وقت ہے اور اپنی سابقہ سُستیوں کا ازالہ کرنے کا وقت ہے۔ جو کچھ ہم سے غفلتیں ہوئیں اُن پر استغفار کا وقت ہے۔ اور خدا کی طرف سے چلنے والی ان ہواؤں سے پورے استفادے کا وقت ہے۔ بادبانی کشتیاں جس طرح ہواؤں کے رُخ پر بڑھا کرتی ہیں، اسی طرح آپ کی رفتار بھی اس تیزی سے بڑھنی چاہیئے۔ جس طرح بغیر ہوا کے بادبانی کشتیاں چپّو سے چل رہی ہوں اور اچانک ایک پاکیزہ ہوا، عمدہ ہوا جس میں خطرات نہ ہوں بلکہ مبشرات ہوائیں ہوں۔ ایسی ہوا چلنی لگ پڑے۔ اور بادبانی کشتیاں تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف آگے بڑھنے لگیں۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمانؑ کے متعلق یہ مثال دی گئی ہے کہ اُن کا بڑھنا اس طرح تھا جیسے ہوا کے گھوڑوں پر کوئی سوار ہو اور تیز ہوائیں اُن کے دن کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں اور اُن کے رات کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں۔ یہ تو پرانے زمانوں کی باتیں ہیں۔ ہم تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام ہیں۔ یہ دُعائیں کریں کہ ہمارے لئے خدا ایسی ہوائیں چلائے کہ

ہمارے دِن کا سفر بھی ایک سال کے سفر کے برابر ہو جائے

اور ہماری راتوں کا سفر بھی ایک سال کے برابر ہو جائے۔ اور اس تیزی کے ساتھ ہم دُنیا میں ترقی کرتے ہوئے خدائی توحید کا پیغام تمام عالم کو پہنچائیں اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے تلے عالم کو جمع کر دیں۔ دعاؤں کے ساتھ کوشش کے ساتھ عزم کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اب پہلے سے بہت تیز رفتار سے آگے بڑھنا ہے۔ اور خدا کرے کہ ہمارا اگلا سال یہ ثابت کرنے والا ہو کہ ہم ۸۹ کے سال کو مُڑ کر ایک بلندی کے سال کے طور پر نہیں بلکہ بلندیاں پیدا کرنے والے سال کے طور پر دیکھا کریں گے۔

اس کے بعد میں

اسی خُطبے میں آئندہ سال کی جماعت احمدیہ کو مبارکباد بھی دیتا ہوں

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی ترقی کی رفتاروں کے پیمانے بدل چکے ہیں۔ اب یہ بات نہیں رہی کہ پچھلے سال سے اتنے فیصد زیادہ یا اتنے فیصد زیادہ پیمانے تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ ہماری بلاؤں کو ٹال دے۔ اور بلاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اجر کے وعدے ہیں اُن کو ہماری توقعات سے بھی بہت زیادہ پورا کرے۔ جو ہم میں سے دُکھی ہیں اُن کے دُکھ دُور فرمائے۔ جن کے سروں پر خطرات منڈلا رہے ہیں اُن خطرات کو جھوٹا بلا ثابت کر دے۔ اور ہمارے نقصانوں کو اپنے فضل سے پورا کرے اور ہماری نعمتوں کو بڑھا دے۔ اور ہر پہلو سے جماعت کے لئے دُنیا میں بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی یہ آنے والا سال پہلے سال سے بہت بہتر ثابت ہو۔

یہ چونکہ سال کا آخری خُطبہ ہے، اس لئے روایات کے مطابق میں اسی خُطبے میں

وقفِ جدید کے سالِ نَو

کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے وقفِ جدید کی تحریک پہلے پاکستان اور ہندوستان میں کُلیتہً محدود تھی۔ اِن معنوں میں کہ چندہ بھی انہی دو ملکوں سے وصول کیا جاتا تھا اور خرچ بھی انہی دو ملکوں پر کیا جاتا تھا۔ گزشتہ چند سال سے میں نے یہ تحریک کی کہ تمام دُنیا پر ہند اور پاکستان کے احسانات ہیں۔ اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا تقریباً ایک صدی ہو گئی کہ ہندوستان اور پاکستان سے خدا کی راہ میں عظیم مالی قربانی کرنے والوں نے تمام دُنیا میں پیغامِ حق کا بوجھ اُٹھایا تو

جذبۂ تشکّر

کے طور پر ایک تھوڑا سا ٹوکن اس بات کا اُن کے حضور پیش کریں۔ یعنی ٹوکن سے مراد یہ ہے کہ ایک مثال کے طور پر کچھ قربانی کا نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور باقی دنیا کی جماعتیں یہ کہیں کہ ہم بھی تمہارے لئے کچھ چندہ اکٹھا کرتے ہیں جو تم پر خرچ ہوگا۔ اس پہلو سے وقفِ جدید کی مالی تحریک کو سارے عالم پر ہم نے محیط کر دیا تھا۔ سارے عالم پر اس کا اطلاق کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ سب جماعتیں کچھ نہ کچھ ہندوستان اور پاکستان میں چلنے والی اس تحریک کی مدد کریں۔

اس تحریک کے بعض خاص ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت کو پیشِ نظر رکھتے رہنا چاہیئے۔ یہ تحریک غیر معمولی چندے طلب نہیں کرتی۔ لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی حسبِ توفیق بشاشت کے ساتھ، خوشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور خدا کی راہ میں پیش کریں۔ باقی تحریکات میں زیادہ تر مقابلے اس بات کے ہوتے ہیں کہ کون آگے بڑھتا ہے اور کون زیادہ خدا کی راہ میں لُٹاتا ہے۔ اس تحریک میں ملکوں کے مقابلے ہیں کہ کتنے زیادہ افراد خدا کی راہ میں مالی قربانی میں شامل ہوتے ہیں۔ بچے بھی، عورتیں بھی، مرد بھی، بڑے بھی، چھوٹے بھی سب مل کر اور جہاں تک شمولیت کا تعلق ہے، جتنی بھی کوئی توفیق پاتا ہے اس کی دی ہوئی رقم کو خوشی سے قبول کیا جاتا ہے۔ وقفِ جدید کے لئے جو کم سے کم معیار پاکستان میں مقرر تھا وہ چھ روپے کا تھا۔ لیکن اس چھ روپے کے متعلق بھی ہم نے یہ اجازت دی تھی کہ اگر ایک غریب خاندان ہے جو سال میں چھ روپے بھی نہیں دے سکتا۔ مثلاً ایسے خاندان میں چھ افراد ہیں۔ ان میں سے ہر شخص ۶ روپے نہیں دے سکتا تو وہ سارے مل کر ایک ایک روپیہ سال کا دے دیں۔ اور مشترکہ طور پر کم سے کم معیار کو پورا کر دیا کریں۔

باہر کی دُنیا کے لئے کم سے کم کوئی معیار باقاعدہ تو مقرر نہیں لیکن مال کے شعبے کی طرف سے مشورۃً یہ کہا جاتا ہے کہ دو پونڈ مثلاً انگلستان کے لئے یا اس کی متبادل رقم یورپین امیر ملکوں کے لئے اگر ہو جائے تو یہ کم سے کم معیار سمجھنا چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، باقاعدہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہیں اور مالی مشکلات راہ میں حائل ہوں تو اگر پچاس پینس بھی ایک بچے کی طرف سے ادا ہوگا

تو اس کا نام مجاہد وقفِ جدید کے طور پر لکھا جانا چاہیئے اور آپ جماعتی لحاظ سے چھوٹی رقم دیکھ کر انکار نہ کریں۔ سب سے بڑی برکت چندہ دینے والے کو اس کے رجحان کے نتیجے میں ملتی ہے۔ چندے کی مقدار بھی اہمیت رکھتی ہے۔ جماعت کو اس وقت بہت بڑے بڑے خرچوں کی ضرورت ہے، اس میں شک نہیں لیکن جہاں تک چندہ دینے والے کا تعلق ہے، اُس کے رجحان، اُس کے خلوص کا اُس کے ثواب سے بہت زیادہ تعلق ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ کتنی رقم پیش کر سکتا ہے۔ ایک غریب آدمی جو خدا کی محبت میں محض للہ اپنی کسی ضرورت کو کاٹ کر چند پیسے بھی خدا کے حضور پیش کرتا ہے تو اس کا ایک خاص مرتبہ ہے جس مرتبے کو خدا پہچانتا ہے۔ بندے اُس کو پہچانیں یا نہ پہچانیں اور اس پہچان کے مطابق وہ اُس سے سلوک فرماتا ہے۔ اس لئے وقفِ جدید میں خصوصیت کے ساتھ میرا زور ہمیشہ اس بات پر رہا ہے کہ تعداد بڑھائیں اور کثرت کے ساتھ دوستوں کو اس میں شامل کریں کیونکہ بہت سے ایسے احمدی ہوں گے جو کسی چندے میں شامل نہیں ہیں۔ اگر ان کو کسی ایک چندے میں بھی شمولیت کی معمولی توفیق مل جائے تو میرا یہ تجربہ ہے کہ پھر وہ توفیق اپنی توفیق کو خود بڑھاتی رہتی ہے اور توفیق سے اور توفیق پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ نیکی میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے اور بدی میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے۔ ایک قدم آپ بدی کی طرف بڑھائیں تو بدی کی ڈھلوان آپ کو اپنی طرف کھینچنے لگ جاتی ہے۔ ایک قدم آپ نیکی کی طرف بڑھائیں تو بلندی کے باوجود آپ میں مزید توانائی پیدا ہوتی ہے اور مزید اوپر چڑھنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے بارہا یہ محسوس ہوا کہ شروع میں جب دیکھو کہ بہت ہی بلند چوٹیاں ہیں تو ہمت جواب دے جاتی تھی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بلندی تک ہم اتنے وقت میں پہنچ جائیں گے لیکن جب انسان قدم اٹھانے شروع کر دے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ ہر قدم اگلے قدم کے لئے ایک طاقت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حوصلہ پیدا کرتا ہے اور جوں جوں آپ آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں اور مڑ کر دیکھتے ہیں کہ کن نچلی سطحوں سے آپ کوشش کر کے اوپر اُبھرے ہیں تو نیچے دیکھنا بھی آپ کے لئے تقویت کا موجب بنتا ہے اور اوپر دیکھنا بھی حوصلوں کو انگیخت کرتا ہے بجائے گھبرانے کے۔

سفر شرط ہے

پس چندوں میں بھی میرا یہ وسیع تجربہ ہے۔ اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی کہ جب کبھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندہ دینے والوں پر نازل ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ان کے قرضوں کے بوجھ کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو جو روزمرہ کی چٹیاں پڑتی رہتی ہیں ان میں کمی آ جاتی ہے۔ کئی قسم کی مصیبتوں سے وہ بچائے جاتے ہیں۔ پس میرے علم میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ چندہ دینے والا چندہ دینے کی وجہ سے نقصان میں رہا ہو یعنی جزا کا وہ مفہوم جو خدا کی رضا سے تعلق رکھتا ہے یا آخرت سے تعلق رکھتا ہو، اُس کے علاوہ بات کر رہا ہوں۔ وہ تو اپنی جگہ ہے۔ انسان جب خدا کی راہ میں کچھ پیش کرتا ہے تو رضا کی خاطر کرتا ہے اور وہی چندہ ہے جو مقبول ہوتا ہے اور اسی کے نتیجے میں دنیا بھی سنورتی ہے۔ پس جہاں تک نیتوں کا تعلق ہے، نیت یہ ہونی چاہیئے کہ محض اللہ خدا کی رضا کی خاطر ہم یہ دے رہے ہیں، اور جب آپ اس نیت کے ساتھ دیتے ہیں تو اللہ کی رضا صرف آخرت کی جزا نہیں دینی بلکہ دنیا میں بھی آپ کو جزا دیتی ہے۔ اور چندہ دینے والا جانتا ہے۔ یقینی طور پر اس کو علم ہو جاتا ہے کہ بہت سی ایسی برکتیں اس کو نصیب ہوئی ہیں جو پہلے حاصل نہیں تھیں۔ اس لئے

دنیا میں

لکھوکھا احمدی ذاتی طور پر اس بات کے گواہ ہیں

مجھے بھی گواہ ہیں۔ مرد بھی، عورتیں بھی۔ سب دنیا میں جماعت کیساتھ خدا تعالیٰ یہی سلوک کرتا ہے کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے والے کی قربانی کی توفیق بھی بڑھتی ہے اور مالی وسعت بھی اس کو عطا ہوتی ہے۔ پس وقفِ جدید میں جب ہم افراد کی تعداد میں اضافہ پر زور دیتے ہیں تو میری نیت اس میں ہمیشہ یہی ہوتی ہے تاکہ وہ احمدی بھی جو اب تک مالی قربانی کی لذت سے محروم ہیں اور اس کی برکتوں سے محروم ہیں، ان کو اس بہانے ایک موقعہ میسر آ جائے اور پھر خدا کے فضل کے ساتھ وہ ہر دوسری تحریک میں بھی خود بخود آگے بڑھنے لگیں۔ اس پہلو سے بہت سا کام ابھی ہونا باقی ہے۔ اگرچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس سال خدا کے فضل کے ساتھ ہر پہلو سے جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ وقفِ جدید کے چندے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ وقفِ جدید کی قربانی کرنے والے افراد کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن گنجائش ابھی بہت موجود ہے۔ افریقہ کے ممالک میں خصوصیت کے ساتھ بہت بڑی گنجائش موجود ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جو امراء یا مربیان کام کرتے ہیں وہ بعض دفعہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی! غریب ہے ملک۔ اس میں قربانی کی توفیق اتنی نہیں مگر جہاں تک میرا جائزہ ہے۔ میں اُن ملکوں میں پھر کے آیا ہوں میں نے دیکھا کہ غربت کے باوجود افریقہ میں مالی قربانی کی روح بڑی نمایاں ہے اور قربانی کے لحاظ سے افریقن قوم دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں بلکہ بعض پہلو سے بہت آگے ہے یعنی بعض دفعہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نہایت غریب لوگ جن کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہوتی تھی، جن کو چوبیس گھنٹے میں صرف ایک کھانا ملتا تھا تو وہ غنیمت سمجھتے تھے، وہ بھی جماعت کے لئے مالی قربانی کا جذبہ رکھتے تھے اور ہمیشہ چندے میں شوق سے شامل ہوتے تھے۔ غریب غریب نہایت ہی غریب گاؤں میں میں نے دیکھا کہ بڑے ذوق شوق سے مسجدیں بنا رہے ہیں بغیر کسی سے کچھ مانگے سالہا سال مسلسل محنت کرتے چلے جا رہے ہیں جو کسی کو توفیق ملتی ہے وہ مسجد کے لئے پیش کر دیتا ہے۔ پس جماعت افریقہ پر جماعت کے منتظمین کو بدظنی کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ بدظنی ان کو نقصان پہنچائے گی اور یہ بدظنی آئندہ نسلوں کو بھی نقصان پہنچائے گی۔

افریقہ میں جس تیزی کیساتھ احمدیت پھیل رہی ہے

اسی تیزی کے ساتھ افریقہ کی نئی آنے والی نسلوں کو یا نئی پیدا ہونے والی نسلوں کو بھی اور نئے آنے والے افراد کو بھی فوری طور پر بلا تاخیر مالی قربانی کا چسکا ڈال دینا چاہیئے۔ مالی قربانی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعی ایک چسکا ہے۔ دنیا والے جس طرح آج کل DRUG — ADDICTION میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے جماعت احمدیہ میں بہت سارے احمدی ایسے ہیں جن کو چندے کی "ایڈکشن" ہو گئی ہے اور یہ "ایڈکشن" پھر اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ اُن کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ روکنا پڑتا ہے کہ بھئی! ٹھہرو ذرا۔ بس کرو تمہارے اپنے عزیز ہیں، قریبی ہیں۔ اُن کا بھی کچھ خیال کرو۔ اور خلیفۂ وقت کو یہ بھی نظر رکھنی پڑتی ہے کہ کون توفیق سے آگے بڑھ رہا ہے لیکن یہ ایسا نشہ ہے کہ جن کو پڑ جاتا ہے، واقعی نشہ بن کے چمٹ جاتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم اپنی نسلوں کو دنیا کے نشوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ مول لیں اُن کو یہ اچھے نشے لگا دیں۔ یہ ایسے نشے ہیں جو پھر اُن کو سنبھال لیں گے۔ آئندہ نسلوں کو سنبھال لیں گے اور اللہ کے فضل کے ساتھ جیسا کہ میں نے کہا ہے، ایک نیکی کا قدم دوسری نیکیوں کے قدم اٹھانے کی توفیق دیتا چلا جائے گا۔

اس وقت جو رپورٹ میرے سامنے ہے۔ جو اعداد و شمار میرے

سامنے ہیں۔ اُن کی رُو سے جو اوّل، دوم، سوئم ممالک ہیں ان سے متعلق میں اعلان کروں گا۔ غالب گمان ہے کہ یہ ترتیب تو اِلّا ماشاء اللہ قائم رہے گی لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ حصوں میں تبدیلی ہو جائے کیونکہ بہت سے کوائف ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ یہ کوائف میں آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں یہ نامکمل ہیں کیونکہ ابھی تک وقفِ جدید کے معاملے میں پوری تندہی کے ساتھ، مستعدی کے ساتھ جماعتیں رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ اس وقت تک جو کوائف ہیں۔ پاکستان کے کوائف کا جہاں تک تعلق ہے۔

حسبِ سابق خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی سرفہرست ہے

پچھلے سال بھی سرفہرست تھا اور امسال بھی سرفہرست ہے اور پچھلے سال سے خدا کے فضل سے نمایاں طور پر بڑھ کر کراچی نے حصہ لیا۔ اور ربوہ مجھے یاد نہیں کہ پچھلے سال دوئم تھا یا نہیں لیکن اس سال دوسرے نمبر پر ہے۔ اور ربوہ میں چونکہ اکثر آبادی غرباء پر مشتمل ہے اس لئے ربوہ کا سارے پاکستان میں دوسرے نمبر پر آنا خدا تعالیٰ کے فضل سے

ایک خاص اعزاز ہے جو اہلِ ربوہ کو نصیب ہوا

لاہور خدا کے فضل سے چندوں میں بہت اچھا ہے لیکن وقفِ جدید میں تیسرے نمبر پر ہے۔ کراچی کا قدم بہت نمایاں طور پر آگے ہے۔ ربوہ اس سے کئی قدم پیچھے ہے لیکن اس کے باوجود دوئم پوزیشن حاصل ہے اور لاہور کراچی سے یوں کہنا چاہئے کہ اگر کراچی نے تین قدم اٹھائے ہیں تو لاہور نے دو اٹھائے ہیں، یہ نسبت ہے ان کی آپس میں۔ اور فیصل آباد امسال سیالکوٹ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ سمجھ نہیں آئی کہ سیالکوٹ اپنے گذشتہ سال کے مقابل پر کیوں پیچھے ہٹا ہے اور یہ ایک استثنائی مثال ہے ورنہ بالعموم ہر ضلع آگے بڑھتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں سے رپورٹیں آنے میں کچھ کمی رہ گئی ہے ورنہ مجھے سیالکوٹ پر حسنِ ظن ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو جو یہ تقدم عطا فرمایا تھا، اوّلیت عطا فرمائی تھی، اس کو یہ ان شاء اللہ قائم رکھے گا اور امیر صاحب سیالکوٹ کو خصوصیت کے ساتھ یہ توجہ کرنی چاہئے کہ کسی قیمت پر بھی اپنے اس سال کو گذشتہ سال سے ہارنے نہ دیں۔ ابھی وصولی کے کچھ دن باقی ہیں۔ کیونکہ وقفِ جدید کی وصولی دسمبر میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ عموماً جنوری کا پورا مہینہ اور فروری کا کچھ حصہ سال گذشتہ کی وصولی میں شمار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ویسے بھی مومن کو چاہئے کہ اس کا ہر قدم آگے بڑھے لیکن

یہ سال چونکہ غیر معمولی خصوصیت کا سال ہے۔

اس سال دنیا کی کسی جماعت کو بھی اپنے اخلاص پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہئے کہ جب ساری دنیا میں ۸۹ کا سال نمایاں شان سے آگے بڑھ رہا تھا تو ہمارے پاس سے جب یہ سال گذرا تو اس کے قدم ڈھیلے پڑ گئے اور پچھلے سال سے بھی پیچھے رہ گیا۔ پس اس مسابقت کی روح کے ساتھ جو سالوں کے درمیان بھی پائی جانی چاہئے آپ اپنے اس سال کو پیچھے نہ ہٹنے دیں۔

دفتر اطفال بھی وقفِ جدید کا ایک دفتر ہے۔ یعنی بڑوں کے چندے کے علاوہ اطفال کے چندے بھی الگ وصول کئے جاتے ہیں۔ اس پہلو سے بھی خدا کے فضل کے ساتھ کراچی اوّل ہے لیکن لاہور، ربوہ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور اگرچہ بہت معمولی فرق ہے جس کو گھڑ دوڑ کی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ گردن کا فرق رہ گیا یا سر کا فرق رہ گیا تو اتنا تھوڑا سا فرق ہے۔ آگے جا کر ممکن ہے یہ بدل جائے کیونکہ ابھی آخری لائن نہیں آئی جہاں سے گذرنا ہے تو بہرحال لاہور، ربوہ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اور راولپنڈی چوتھے درجے پر اور سیالکوٹ اس پہلو سے فیصل آباد کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور آگے نکل گیا۔ الحمدللہ۔ اور اپنے پچھلے سال سے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔ اس لئے مجھے خیال ہے کہ غالباً اعداد و شمار کی غلطی ہوگی ورنہ وقفِ جدید کے لحاظ سے اگر اطفال میں سیالکوٹ کا قدم آگے ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ بالغان میں بھی وہ قدم آگے نہ بڑھے۔ ہاں تعداد کے لحاظ سے پاکستان کی رپورٹیں نہیں موصول ہوئیں۔ بعض جگہ تعداد کا ذکر ہے۔ بعض جگہ نہیں ہے۔ اس لئے میں نے پاکستان میں شامل ہونے والوں کے اعداد و شمار آپ کے سامنے پیش نہیں کئے۔ وقفِ جدید کو چاہئے کہ وہ بعد میں گذشتہ سال کے موازنے کے ساتھ تیار کر کے مجھے بھجوائے۔

جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے، اس میں امسال خدا کے فضل سے شمولیت کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے یہ تحریک بیرونی دنیا کے لحاظ سے ابھی نئی ہے کچھ اجنبیت رکھتی ہے اور اس کو پوری طرح متعارف کرانے میں ابھی جماعتوں کو بہت محنت کرنا ہوگی لیکن اس کے باوجود نمایاں فرق ہے یعنی گذشتہ سال بیرونِ پاکستان اور بیرونِ ہند شمولیت کرنے والوں کی تعداد ۷ ہزار ۱۴۴ تھی اور امسال ۱۱,۸۴۹ ہو گئی ہے لیکن گیارہ ہزار کی یہ تعداد بھی اور گذشتہ ۷ ہزار کی تعداد بھی یقیناً آخری نہیں کیونکہ یہ چند جماعتوں کے، چند ملکوں کے اعداد و شمار سے خلاصہ تیار کیا گیا ہے جو گذشتہ سال بھی نامکمل تھا اور امسال بھی نامکمل ہے لیکن جہاں تک تمری موازنے کا تعلق ہے وہ ہم کر سکتے ہیں۔ کم و بیش اتنی ہی رپورٹوں پر گذشتہ سال یہ تعداد ۷,۱۴۴ تھی اور امسال ۱۱,۸۴۹ ہے گویا خدا کے فضل سے ۶۵ فی صد اضافہ ہے۔

آمدہ رپورٹس میں ۲۰ ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ملک میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس کو الگ ظاہر کرنا چاہئے۔ صرف ۲ ایسے ممالک ہیں جنہوں نے بچوں کی شمولیت کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ صرف ۲۰ ممالک ایسے ہیں جن کی آخری شکل میں رپورٹ اب تک موصول ہوئی ہے اور باقی ممالک کی رپورٹیں یا تو ابھی ڈاک میں ہی چل رہی ہوں گی۔ کرسمس کی وجہ سے بھی بعض دفعہ دیر ہو جاتی ہے اور یا ممکن ہے کہ وہاں سے چلی ہی نہ ہوں۔ اس لئے اگلے مہینے تک شاید آ جائیں۔ اس اطلاع کے مطابق حسبِ ذیل ۲۰ ممالک ہیں جنہوں نے رپورٹ اب تک کی مکمل بھجوا دی ہے۔

جرمنی۔ ہالینڈ۔ سیرالیون۔ مسقط۔ سپین۔ کینیڈا۔ انڈونیشیا۔ گی آنا۔ تنزانیہ۔ ناروے۔ جاپان۔ آئرلینڈ۔ گوئٹے مالا۔ زائیر۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ۔ ساؤتھ افریقہ۔ کویت۔ امریکہ اور برطانیہ

اب اس میں چھوٹے چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں۔ بعض بڑے بڑے بھی ہیں۔ بعض بڑے بڑے نہیں ہیں اور اسی طرح چھوٹے بھی بہت سی تعداد میں ہیں جو ابھی تک ان رپورٹوں میں شامل نہیں ہوئے

وعدہ جات کے لحاظ سے ۱۹۸۹ء میں ۸۸ء کے مقابل پر نمایاں فرق ہے، ۸۸ء میں ۴۲,۲۷۳ سٹرلنگ پونڈ کے وعدے موصول ہوئے تھے اور ۸۹ء میں ۶۰,۳۸۸ سٹرلنگ پونڈز کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ یہ اضافہ بھی خدا کے فضل سے نمایاں ہے یعنی ۴۳ فی صد۔

وصولی میں بھی کم و بیش یہی شکل ہے۔ وصولی گذشتہ سال ۴۲,۲۷۳ کے مقابل پر ۳۲,۴۴۲ تھی۔ باوجود اس کے کہ بعض ممالک نے وعدے کے مطابق ادائیگی نہیں کی پھر بھی وصولی وعدے سے کچھ بڑھ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض ممالک نے یا تو وعدہ نہیں بھجوایا تھا صرف وصولی بھجوائی ہے یا وعدے سے بڑھ کر وصولی کی۔ ۱۹۸۸ء میں وصولی ۳۲,۴۴۲ تھی اور ۸۹ء میں ۹۱,۵۵۲ یعنی ۶۰,۳۸۸ کے وعدے سے بھی زیادہ ۹۱,۵۵۲ وصولی ہوئی ہے اور یہاں اضافے کی شرح تھوڑی سی بڑھ گئی ہے وعدوں کے مقابل پہ یعنی وصولی کے اعتبار سے گذشتہ سال پر ۲۸۵ فی صد اضافہ ہوا ہے۔

ممالک کی جو باہمی دوڑ ہے اس میں اوّل پوزیشن پہ جرمنی ہے اور گذشتہ چند سال سے جرمنی ساری دنیا کے لئے ایک چیلنج بن کر ابھر رہا ہے اور وہ بعض بڑے بڑے امیر ممالک جو پہلے جرمنی

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

از کلیم اللہ خان آف امریکہ ابن پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ۔

دل میں درد کی لہروں کو پھر — میں نے حرزِ جان کیا ہے
وقتہ وقتہ کا سینہ کھود کے میں نے — یادوں کو مہمان کیا ہے
جشنِ تشکّر روک کے تو نے — دل میں وہ ہیجان کیا ہے
قرنوں میں نمرود نے جیسے — پاکوں کو زندان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

سرکار کی پاگل آشا نے تو — جانے کیا ارمان کیا ہے
تن کی آنکھ سے دھوکا کھا کر — اپنے من پر مان کیا ہے
من کی آس تو جھوٹی نکلی — ہم پر کیوں بہتان کیا ہے
بغض کی تپتی راکھ اڑا کر — کیسا یہ فرمان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

ہنستے کھلتے چہروں نے کیا — تیرا کچھ نقصان کیا ہے
گلیوں سڑکوں چوکوں پر جو — فوجوں کو دربان کیا ہے
خوشیوں پر یوں پہرہ دے کر — جھوٹا جو وجدان کیا ہے
مستوں میں جو پاپ کیا ہے — اپنا ہی خسران کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

راہوں سے سب دیپ بجھا کر — تو نے جو نادان کیا ہے
اُس نے ظالم تیرے من کا — ظاہر وہ شیطان کیا ہے
جس نے تیری آس کی نگری — لوٹی اور سنسان کیا ہے
عقل و خرد میں آگ لگا کر — مٹی کو شمشان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

امن کے ناطے پاک وطن میں — کیسا یہ بحران کیا ہے
سب کی ساری خوشیاں لوٹیں — حق کا بھی بطلان کیا ہے
بے کس بے بس مجبوروں کے — گھر کو بھی میدان کیا ہے
پھر بھی پکّے سچے مسلم — کیوں کر یہ اعلان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

طاغوت نے تجھ پر جال بچھا کر — ویسا ہی سلطان کیا ہے
فرعون کو جیسے دوست بنا کر — آدم سے حیوان کیا ہے
پھر ظلم و ستم کی راہ نے اُسکے — محلوں کو ویران کیا ہے
قہرِ خدا کے پانی میں پھر — اُس نے بھی اشنان کیا ہے

جشنِ تشکر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

قرآں کو اونچے طاق میں رکھ کر — تو نے جو حیران کیا ہے
کھول کے دیکھو غور کرو کچھ — اُس نے کیا کیا بیان کیا ہے
من کے چٹیل ٹیلوں پر ہی — کیوں جینے کا ارمان کیا ہے
اپنے عمل سے آپ ہی یارو — کیا مٹنے کا سامان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

صبر و رضا کی بستی نے تو — پھر بھی شکرِ رحمان کیا ہے
اپنی آنکھ کے پانی سے ہی — دردوں کا درمان کیا ہے
نورِ وفا کی کرنوں سے پھر — بستی کو تابان کیا ہے
سینوں میں سب درد چھپا کر — مولا پر ہی دھیان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

صدق و صفا کے متوالوں نے — کب فکرِ سود و زیاں کیا ہے
دینِ خدا کے لاج کی خاطر — جانوں کو قربان کیا ہے
ظلم کے بڑھتے طوفاں میں بھی — اک عہد و پیمان کیا ہے
جس حمد و ثنا سے جشن کیا ہے — وہ بھی آن و بان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

فضلِ خدا کو جذب کیا ہے — جس نے تر دامان کیا ہے
سختی کی اس آنچ میں پڑ کر — پختہ وہ ایمان کیا ہے
گورے کالے احمر و اسود — سب کو ہی یک جان کیا ہے
امن و اماں کی بستی والو — خالق نے یہ احسان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

رحم و کرم کے بادل نے پھر — نصرت کو برہان کیا ہے
مہدی کے پہچان کی خاطر — اب دنیا کا رجحان کیا ہے
اتر دکھن پورب پچھم — ہر جا اور ہر آن کیا ہے
جو جشن کیا ہے وہ بھی ایسا — شایان با شان کیا ہے

جشنِ تشکّر ربوہ والو
تم نے عالی شان کیا ہے

بقیہ خطبہ جمعہ

کو بہت پیچھے دیکھا کرتے تھے۔ انگو میں نے متنبہ کرنا شروع کیا تھا کہ "آیا ہی آیا" اور اب یہ بڑھنے لگا ہے لیکن باوجود اس WARNING کے اس تنبیہ کے وہ اس آگے بڑھنے والے کو پیچھے نہیں ہٹا سکے۔ اور

وقفِ جدید میں بھی خدا کے فضل سے جرمنی اوّل آیا ہے

برطانیہ دوم، کینیڈا بھی ایک نئی ابھرنے والی جماعت ہے اس نے امریکہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ وہ سوم نمبر پر آیا ہے۔ اور امریکہ چہارم ہے۔ انڈونیشیا پنجم۔ ناروے ششم۔ سوئٹزرلینڈ ہفتم ڈنمارک ہشتم اور ماریشس نہم اور مسقط دہم۔ ماریشس کے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ رپورٹ درست نہیں کیونکہ اس رپورٹ کے جو اعداد و شمار ہیں وہ ماریشس کے لحاظ سے ناقابل یقین ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ماریشس کی جماعت میں امسال ہر پہلو سے غیر معمولی ترقی ہوئی ہے اور اخلاص کے لحاظ سے، جذبۂ قربانی کے لحاظ سے، تبلیغ کے لحاظ سے چندوں کے لحاظ سے (نیک نامی)، وقار اور عظمت اور عزّت کے لحاظ سے بہت غیر معمولی طور پر ماریشس کی جماعت آگے بڑھی ہے۔ لیکن یہ اعداد و شمار مجھے یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وقفِ جدید میں پچھلے سال سے بہت پیچھے رہ گئی ہے گذشتہ سال انکا وعدہ ۱۰۷۳ سٹرلنگ تھا اور اس کے مقابل پر ادائیگی انہوں نے ۱۲۲۰ کی تھی۔ اور امسال یہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ وعدہ ۲۰۵۵۸ اور وصولی صرف ۹۴۳ ادا۔ تو یقیناً کوئی غلطی ہو گئی ہے یا کوئی سیکرٹری صاحب وہاں ایسے آگئے ہیں جو سارا سال سوئے رہے ہیں۔ بہرحال میں امید رکھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ماریشس یہ داغ اپنے اوپر نہیں لگنے دے گا اور وعدے سے بڑھ کر وصولی کر کے اپنی پوزیشن کو بحال کرے گا۔

مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں سے بھی بعض ممالک کو خدا کے فضل سے بڑی نمایاں طور پر قربانی کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بس اس اعلان کے ساتھ کہ وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جس طرح باقی چندوں میں ہمیشہ مسلسل آگے بڑھنے والی رفتار کے ساتھ قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے اور اسکی نیک جزائیں اس دنیا میں بھی پاتی ہے اور آخرت پر اس سے بڑھ کر توقعات رکھتی ہے اسی جذبے کے ساتھ وقفِ جدید کے اس نئے سال میں بھی ہم پہلے سے بڑھ کر قربانیوں میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ساری دنیا کے لئے مبارک کرے۔ جماعت احمدیہ کیلئے خصوصیت کیساتھ مبارک کرے کیونکہ ساری دنیا کی برکتیں آج جماعت احمدیہ کیساتھ وابستہ ہو چکی ہیں ☆☆

دُعائے مُباہلہ کے بعد

(سلسلہ وار مضمون نمبر ۳)

جماعتِ احمدیہ کا غیر معمولی اعزاز و اکرام!

از مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سعید روحوں کا قبولِ احمدیت

★ــــ مجموعی طور پر اس سال کے دوران اکسٹھ ہزار سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ انشاء اللہ ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء سے پہلے پہلے یہ تعداد یقیناً ایک لاکھ سے تجاوز کر جائے گی۔

★ــــ بفضلہ تعالیٰ دُنیا کے ۱۲۰ ممالک میں احمدیت قائم ہو چکی ہے۔

★ــــ دُعائے مباہلہ کے بعد جماعت احمدیہ کو ایک اور نمایاں اعزاز اِس رنگ میں عطا ہُوا کہ سیرالیون کی حکومت نے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ اِس ٹکٹ کی اجرائی کی تقریب کو گورنمنٹ نے اپنی تقریب قرار دیا اور مہمان خصوصی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”یہ ٹکٹ جماعت احمدیہ کی ۷۵ سالہ خدمات کا صِلہ ہے۔“

نیز فرمایا :ــــ

”جماعت احمدیہ جب دوسری جوبلی منا رہی ہو گی اُس وقت نہ معلوم کتنے ممالک جماعت احمدیہ کی خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے یادگاری ٹکٹیں جاری کر رہے ہوں گے اب پتہ نہیں !“

یہ فتوحاتِ نمایاں یہ تواتر سے نشان کیا یہ ممکن ہیں بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو جو عالمگیر مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اُس میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عاجزانہ دُعا کی تھی کہ اللہ تعالےٰ سچے فریق کی سچائی کو ساری دُنیا پر روشن کر دے اور اُس کو برکت پہ برکت عطا فرمائے۔

انصاف پسند اور خدا ترس اصحاب کے لئے اب خوب موقع ہے کہ جائزہ لیں کہ خدا تعالےٰ نے اِس دُعا کو قبول فرمایا یا رد فرما دیا! ہم یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے نہایت شان کے ساتھ اِس دُعا کو جماعت احمدیہ کے حق میں قبول فرمایا ہے اور ساری دُنیا کے اُفق پر اِس کے جلوے جگ مگ جگمگ کر رہے ہیں۔

اِس سلسلہ میں خاکسار کے دو مضامین اخبار بدر کی اشاعت ۱۸ اور ۲۵ جنوری میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب اسی تسلسل میں یہ تیسرا مضمون ہدیۂ قارئین ہے جس میں اِس امر پر روشنی ڈالی جا رہی ہے کہ مباہلہ اور جشنِ تشکر کے سال میں جماعت احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو جو عالمگیر طور پر اعزاز و اکرام ملا ہے اُس کو پڑھ کر اور سُن کر ہر سعید روح پکار اُٹھے گی کہ یہ انسان کے بس کی بات ہی نہیں۔ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اُس کی عطا ہے جو صادقوں کی علامت کے طور پر آسمان سے اُترتی اور حق کے طالبوں کو پیار سے اپنی طرف بُلاتی ہے۔

نمونے کے طور پر صرف چند مثالیں ہدیۂ قارئین کی جاتی ہیں :ــــ

★ــــ اگست ۱۹۸۹ء میں یونائیٹڈ کنگڈم لندن میں جماعت احمدیہ کا جو عظیم الشان جلسہ سالانہ ہُوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ خود بنفس نفیس رونق افروز تھے۔ اللہ تعالےٰ کے اس قدر فضلوں اور رحمتوں اور نصرتوں کا آئینہ دار تھا کہ جماعت احمدیہ کی سَو سالہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

اِس جلسہ میں دُنیا بھر کے ۶۲ ممالک کے ...۱۲ ہزار احمدی احباب نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ ۱۰ ممالک کے وزراء اور ممبران پارلیمنٹ نے بھی شرکت کی اور اپنی حکومتوں کی طرف سے بطور نمائندہ تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ کے لئے جو مبارک بادی کے پیغامات اور تحائف لائے تھے پیش کئے۔

چنانچہ سیرالیون سے دو وزیر منسٹر آف انفارمیشن اور منسٹر آف ایجوکیشن تشریف لائے۔ یوگنڈا سے منسٹر آف کانسٹی ٹیوشن۔ ماریشس سے منسٹر آف ایجوکیشن اینڈ کلچر اور لائبیریا سے تین نمائندے، براڈ کاسٹنگ سسٹم کے ڈائریکٹر۔ ڈپٹی ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تشریف لائے۔ گیمبیا سے منسٹر آف ایگری کلچر۔ گھانا سے سیکرٹری فار جسٹس اٹارنی جنرل اور سیکرٹری آف ایگری کلچر نے شرکت کی۔ کینیڈا سے تین نمائندے دو ممبران پارلیمنٹ اور ایک بیرسٹر تشریف لائے۔ تنزانیہ سے ایک ممبر پارلیمنٹ اور موری قبیلہ کے سربراہ بمع اپنی اہلیہ صاحبہ کے تشریف لائے۔ انڈین ہائی کمشنر کے نمائندہ مسٹر مِتّر نے شرکت فرمائی۔

اِس جلسہ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ جلسہ کی کاروائی کا مختلف زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتا رہا۔ اور ورلڈ سروس بی بی سی اور اخبارات نے اِس جلسہ کی خوب خوب پبلسٹی کی۔

★ــــ حضرت امام جماعت احمدیہ جب نائیجیریا تشریف لے گئے ہیں تو نائیجیریا کے بعض ممالک نے نہایت عزت کے ساتھ حضرت امام جماعت احمدیہ اور اراکین وفد کو ملاقات کے لئے بلایا اور دلی محبت اور خلوص کے اظہار کے طور پر وہاں کے روایتی لباس کا ایک خوبصورت گاؤن حضور کو تحفہ میں پیش کیا۔ اور پھر جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر جو سرکاری وفد آیا اُس نے پھر ایک خوبصورت گاؤن ساتھ لا کر حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کر کے درخواست کی کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ جلسہ کے دوران اس لباس کو زیبِ تن فرمائیں۔

●ــــ کینیڈا کے سفر میں جو عزت اور تکریم کینیڈا کی حکومت کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی اُس کا ذکر کرتے ہوئے تو خوف آتا ہے کہ کہیں حاسدین کے دِل غضب سے پھٹ نہ جائیں۔ جب حضور کیلگری پہنچے ہیں تو ۶ پولیس کاریں آگے پیچھے اور بہت سے موٹر سائیکل ہوتے تھے۔ ان کاروں کے اِس قافلے کو ٹریفک میں سے گزارنے کے لئے دونوں اطراف سے ساری ٹریفک بند کر دی جاتی تھی جب تک کہ آخری کار نہ گزر جائے۔

●ــــ ٹورانٹو کے ریسپشن میں ۱۵۰۰ معززین شریک تھے۔ جن میں ۷ فیڈرل ممبر پارلیمنٹ۔ ۲ صوبائی وزیر اور ممبر پارلیمنٹ اور ۶ میئرز اور کئی لیڈر جمع تھے۔

●ــــ ٹاؤن آف وان میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ وارد ہوئے تو قونصل اور شہر کے میئر نے اُس دن کو ”احمدیہ مسلم ڈے“ اور اُس ہفتے کو ”احمدیہ مسلم ویک“ قرار دیا۔ اور شہر کی چابی اور شہر کا جھنڈا ایک خوبصورت تختی پہ لکھی ہوئی تحریر WELCOME اور مبارک باد کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کی۔

●ــــ اونٹاریو کے ایک وزیر MINISTER OF LABOUR. نے استقبالیہ تقریب میں حضور کے ساتھ کچھ دیر بیٹھنے کا موقع ملنے پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے کہا۔

”آج رات جو میری عزت افزائی ہوئی ہے اُس کا میں بے حد ممنون ہوں اور وہ عزت یہ ہے کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اور یہ مجھے بہت ہی عزیز ہیں۔“

●ــــ کینیڈا میں صد سالہ جشن کی تقریب میں ایک وزیر نے حضرت بانئ جماعت احمدیہ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے نہایت جذبات سے کہا ”یہ وہ شخص ہے جس نے آج سے ایک سَو سال پہلے یہ اعلان کیا تھا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اور آج میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص سچا تھا۔“

(باقی آئندہ)

قسط نمبر (۱۶)

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دردناک اور ایمان افروز تاثرات

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی معجزانہ حفاظت اور ظالموں کے ہاتھوں کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور احباب کرام خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ (ایڈیٹر)

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ

"میرے گھر کے بالکل ساتھ غیر احمدیوں کی مسجد بن گئی ہوئی ہے۔ جب ہم نے ادھر گھر بنایا تھا تو اس وقت یہاں ایک پارک کی جگہ تھی لیکن بعد میں یہاں مسجد بن گئی مسجد تو خدا کا گھر ہوتی ہے۔ ہم اس مسجد سے اذان کی آواز پر نماز پڑھتے ہیں لیکن یہاں کے لوگ کبھی کبھی مولویوں کو بلا کر ہمارے خلاف بکواس گالی گلوچ کروا لیا کرتے تھے۔ اس طرح تقریباً ۸ سال کا عرصہ گذر گیا۔ آہستہ آہستہ یہ بڑھتے گئے اور ہر ہفتے گالیوں سے دل چھلنی کرنے شروع کر دیئے۔ ہم نے بہت صبر سے وقت گزارا اب ہمارے بچے بھی بڑے ہو رہے ہیں۔ وہ بھی جوش میں آجاتے ہیں لیکن ہم ان کو کچھ کہنے نہیں دیتے۔ ۳/ اگست ۱۹۸۹ء کو تو ان لوگوں نے حد کر دی۔ بہت بڑا اجتماع کیا مسجد میں پہلے تو صرف گالیاں دیتے تھے۔ اب تو لوگوں کو بھڑکا رہے تھے۔ اٹھو نوجوانو! غازی علم دین شہید بنو۔ احمدیوں کو قتل کرو۔ ختم کرو۔ یہی تمہاری عبادت ہے اور یہی تمہارا حج ہے۔ ہمارے گھر کے مرد اور میں یہیں گھر پر ہی موجود تھے۔ لڑکیوں کو ہم نے کہیں اور بھجوا دیا تھا۔ ...... ان کے ارادے بہت خطرناک تھے۔ .... ایک بس جمعیت طلباء کی تھی جو یونیورسٹی سے آئی تھی۔ ایک دیگر ننکانہ صاحب سے آئی تھی۔ اور ایک بہاولپور سے آئی تھی۔ بار بار ان کے مولوی صاحبان کہہ رہے تھے کہ لوگو! احمدیوں نے نیا محمدؐ بنا لیا ہے۔ تمہاری غیرت کو کیا ہو گیا ہے۔ ان کو ختم کر دو۔ .... وہ لوگ پولیس کو بھی بھڑکا رہے تھے...... ان لوگوں کی گالیاں تو ہم برداشت کر لیتے تھے لیکن اب حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں جو یہ نازیبا باتیں کرتے ہیں۔ وہ سننے سے ہمارے کان ناصر ہیں"

(اقتباس از خط مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ محررہ ۲۸/۸/۸۹۔ المنتاز۔ آصف بلاک۔ نزد جامع مسجد۔ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور)

امیر صاحب ضلع خوشاب مکرم جہانگیر محمد جوئیہ اپنے خط محررہ ۱۲/۹/۸۹ میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"۱۱/۹/۸۹ کو شبان ختم نبوت نے مکرم محترم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ ضلع خوشاب کے خلاف پرچہ کروا دیا ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ مورخہ ۱۱/۹/۸۹ کو خاکسار اور مربی صاحب ضلع خوشاب نے مکرم خان محمد صاحب بلوچ کے پاس جانا تھا...... مربی صاحب خوشاب شہر میں جب سبزی منڈی کے پاس پہنچے تو نام نہاد ختم نبوت والوں نے مربی صاحب کو پکڑا اور ان کو دو تین تھپڑ مارے اور بیگ چھین لیا۔ بیگ میں ایک خادم پاکٹ بک اور کچھ لٹریچر تھا۔ تھانہ خوشاب بالکل نزدیک تھا۔ مربی صاحب تھانہ میں چلے گئے اور رپورٹ دی کہ ختم نبوت والوں نے مجھ سے بیگ چھین لیا ہے اور مجھے مارا ہے۔ پولیس انسپکٹر اور کچھ سپاہی مربی صاحب کے ساتھ ہو گئے اور جب باہر تھانہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ختم نبوت والے کھڑے تھے۔ مربی صاحب نے کہا کہ یہ آدمی ہیں جنہوں نے بیگ چھینا ہے۔ تب ختم نبوت والوں نے خادم پاکٹ بک اور دیگر لٹریچر پولیس انسپکٹر کو دکھایا کہ انہوں نے تبلیغ کی ہے اور یہ لٹریچر دیا ہے۔ تب انسپکٹر پولیس نے مربی صاحب کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور تھانہ میں بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد رانا عطاء اللہ صاحب پٹواری تھانہ کے سامنے سے گذرے۔ ان کو ختم نبوت والوں نے پکڑ لیا اور بے عزتی کی .... اور کہا کہ اس کے پاس لٹریچر ہے۔ رانا صاحب نے کہا کہ غلط بات ہے۔ میرے پاس سرکاری کاغذ ہیں۔ لو یہ دیکھ لو اور تم نے پرچہ کروانا ہے تو کروا لو۔ انہوں نے کہا کہ ان کاغذات کو پھاڑ دو۔ تب ان کے کسی ساتھی نے کہا کہ یہ کاغذ نہ پھاڑو کیونکہ یہ سرکاری کاغذ ہیں۔ تب انہوں نے رانا صاحب کو کہا کہ ہم نے تمہارے مربی ضلع کو تھانہ میں بند کروا دیا ہے۔ (جماعت کا وفد ڈی۔سی۔او خوشاب سے جاکر ملا اور حالات بتائے تو انہوں نے) خوشاب تھانہ میں ٹیلی فون کیا اور تھانہ سے حالات سے آگاہی چاہی تو پولیس تھانہ نے کہا کہ ہم نے ابھی مقدمہ درج کیا ہے۔ ڈی۔سی۔او صاحب نے پوچھا کہ تم نے یہ پرچہ کس کے حکم سے درج کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ڈی۔سی صاحب ضلع خوشاب کے حکم پر پرچہ درج کیا گیا ہے۔ (اس طرح) اب مربی صاحب تھانہ میں بند ہیں"

(اقتباس از خط مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب امیر جماعت ضلع خوشاب)

مکرم ناصر احمد صاحب ہٹ آف چونڈہ ۔ سنٹرل جیل گوجرانوالہ سے اپنے خط محررہ ۱۱/۸/۸۹ میں چونڈہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہم چاروں حقیقی بھائی جیل میں ہیں..... جب ہم گرفتار ہوئے تو اس سے پہلے کچھ عجیب سماں تھا۔ اہل چونڈہ کے چند شیطان آدمی اور پارٹیز نے یہ پروگرام طے کیا ہوا تھا کہ چونڈہ میں ضرور کچھ ہونا چاہئے۔ لہذا پروگرام کے مطابق انہوں نے ۱۵/۶/۸۹ بروز جمعرات صبح دس گیارہ بجے اس پروگرام کا آغاز کیا وہ چھوٹے بھائی کی دکان پر آئے اور غیر مہذب گفتگو شروع کی۔ (پھر ان لوگوں نے) ایک جلوس نکالا اور پروگرام بنایا کہ ان کی دوکانوں اور مکانوں کو آگ لگا دو...... تقریباً ۳ بجے کے قریب پانچ سات صد آدمیوں کا جلوس نعرے لگاتا ہوا ہماری جانب آنے لگا تو ہم نے انتظامیہ سے کہا جو کہ ہمارے درمیان کھڑے تھے لیکن کسی نے ایک نہ سنی اور جلوس نے انتظامیہ کی شہ پر پتھراؤ شروع کر دی۔ ہم نے انتظامیہ کو پھر کہا کہ آپ کے ہوتے ہوئے بھی زیادتی ہو رہی ہے۔ جس پر انہوں نے بے بسی کا اظہار کیا۔ اتنے میں جلوس بھی قریب آ گیا..... لیکن خدا کی مدد شامل حال رہی..... اس کے بعد یہ لوگ جلوس کی شکل میں تھانہ گئے اور ان کو کارروائی کے لئے کہا۔ جس پر ڈیوٹی مجسٹریٹ۔ ڈی ایس پی۔ اسسٹنٹ کمشنر پسرور اور تھانہ متعلقہ کا سارا سٹاف آ گیا اور سب کچھ جانتے ہوئے بھی ہمارے ۱۳ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا اور گرفتاریوں کے لئے ہمارے گھروں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ جس کی وجہ سے غنڈے شہر میں دندناتے پھر رہے تھے..... گرفتاری کے بعد ہمارے گھروں کی تلاشی لی گئی اور ہمیں حوالات میں بند کر کے ان شیطانوں کو دکھایا گیا کہ یہ ہیں تمہارے ملزمان۔ اس طرح سے ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی۔ ہمیں چار پانچ یوم حوالات میں رکھ کر سیالکوٹ بھیج دیا گیا..... مولویوں کا ایک وفد بمعہ انتظامیہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے پیش ہوا اور کہا کہ جیل میں یہ تو پکنک منانے آئے ہوئے ہیں۔ اس پر ہمیں رات کے بارہ بجے سنٹرل جیل گوجرانوالہ منتقل کر دیا گیا۔ پیارے آقا! میں اس سے پیشتر نماز دن میں بہت ہی سست تھا اب خدا کے فضل و کرم سے پانچ وقت نماز ادا کرتا ہوں۔ جب یہ سوچا کہ کس جرم میں جیل آئے ہیں۔ اگر وہ کام بھی نہ کریں تو جیل آنے کا کیا فائدہ۔ اس لئے جیل میں باجماعت نماز ادا کرتے ہیں..... لوگ اس حد تک متاثر ہیں کہ کہتے ہیں کہ آپ کو جو لوگ کافر کہتے ہیں وہ خود کافر ہیں۔ اور اگر ساری دنیا آپ جیسی عبادت کرے تو دنیا پر کبھی کوئی ظلم نہ ہو ......"

(اقتباس از خط مکرم ناصر احمد صاحب ہٹ آف چونڈہ سنٹرل جیل گوجرانوالہ)

(باقی آئندہ)

درخواست دعا:- مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم مبارک احمد صاحب ٹاؤن ناصر آباد ۷-۸ سال سے دمہ کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

قادیان دارالامان میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے ۹۸ ویں جلسہ سالانہ کا روح پرور انعقاد

دوسری اور آخری قسط

آخری دن کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد نماز ظہر و عصر منعقد ہوا۔

محترم حافظ محمد الیاس صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے اپنی تازہ نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشن تشکر

اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے مندرجہ بالا عنوان پر تقریر فرمائی۔

آپ نے سب سے پہلے صد سالہ جشن تشکر منانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جو منصوبہ بنایا تھا اس کی طرف روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ منصوبہ دراصل نئی صدی کے استقبال کے لئے ایک زبردست تیاری تھی۔ اس منصوبہ کو روکنے کے لئے زمینی طاقتوں نے جو مخالفانہ زور لگایا اس کی وضاحت کرنے کے بعد بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان تمام روکوں کو نیست و نابود کر کے جماعت کو اکناف عالم میں نہایت شاندار رنگ میں جشن تشکر منانے کی جماعت کو توفیق عطا فرمائی۔

انہوں نے بتایا کہ آج ہم دنیا کے ۱۲۰ ممالک کو گواہ رکھ کر اپنی کمزوری کو دیکھتے ہوئے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی موسلا دھار بارش کو دیکھتے ہوئے نہایت فخر کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس ایک سال کے عرصہ میں جس طرح احمدیت کا پیغام ساری دنیا میں پہنچا اور عزت و احترام کے ساتھ سنایا گیا گذشتہ سو سال کے عرصہ میں اس رنگ میں نہیں پہنچا تھا۔

اس کے بعد آپ نے ہندوستان کی مختلف جماعتوں اور بیرونی ممالک میں جو جشن منایا گیا تھا اس کا نہایت ایمان افروز انداز میں ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ یہ نئی صدی جماعت احمدیہ کے عالمگیر غلبہ اور فتح و نصرت کا پیغام لے کر آئی ہے۔ اس مشیت ایزدی پر دنیا کی کوئی طاقت کسی قسم کی روک نہیں ڈال سکتی۔

تاثرات

اس کے بعد مکرم محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے سب سے پہلے دیار مسیح کی زیارت کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالایا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک ایسی سعادت ہے جس پر انسان جتنا بھی شکر کرے کم ہے۔ ایسے موقعوں پر جذبات شکر کا اظہار انسان کے لئے مشکل ہے۔

اس مقدس اور تاریخی جلسہ میں شمولیت کے لئے برطانیہ سے ۲۵ افراد یہاں آئے ہیں خدا کے فضل و کرم سے برطانیہ میں دس ہزار سے زیادہ احمدی احباب ہیں۔ انہوں نے سب کی طرف سے محبت بھرا اسلام کا تحفہ پیش فرمایا۔

انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے برطانیہ کے ملک کو غیر معمولی اعزاز بخشا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احمدیوں کو ایک کشف میں سفید پرندوں کی شکل میں دکھایا ہے۔ برطانیہ میں ہی سب سے پہلا مشن ہندوستان کے باہر قائم کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ دو دفعہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ آٹھ بار لندن تشریف لے آئے تھے۔

ہم اسے بہت بڑی سعادت سمجھ رہے ہیں کہ اس وقت ہمارے پیارے امام ہمام لندن میں ہمارے درمیان رونق افروز ہیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے برطانیہ کے قیام سے آزادانہ رنگ میں تبلیغ کے راستے کھل گئے اس طرح ہماری دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوا۔

حضور اقدس کی آمد سے قبل انگلستان میں صرف ۳۲ جماعتیں تھیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ یہ تعداد بڑھ کر ۵۲ ہو گئی ہے۔ حضور انور نے جماعت برطانیہ کو انصار کا خطاب دیا ہے۔ لیکن ہمیں ہر قدم پر یہ احساس ہو رہا ہے کہ ہم صحیح معنوں میں حق خدمت ادا کرنے سے قاصر ہو رہے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب نے بتایا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے برطانیہ تشریف لے جانے کے نتیجہ میں وہاں پر پیدا ہوا عظیم انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں بہت سارے مخلص داعیان الی اللہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے بتایا کہ نارتھ ویلز میں ایک نوجوان نے بیعت کی۔ ان کے اندر اتنا جذبہ اور تبلیغی جنون پیدا ہوا کہ نہایت مختصر عرصہ میں اپنے خاندان کے ۱۱ افراد کو احمدی بنا لیا۔

اس سے اس علاقہ میں تہلکہ مچ گیا۔ وہاں کے مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے اس کے سیکرٹری کو اس احمدی سے گفتگو کرنے اور احمدیت سے انحراف کرنے کا کام سپرد کیا۔ لیکن ایک مہینہ کے اندر اندر اس احمدی کو اسے احمدی بنانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔

محترم مولانا صاحب نے فرمایا کہ مورخہ ۱۳ دسمبر کو روانگی سے قبل حضور اقدس کی خدمت میں اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا تو میں حضور کا چہرہ مبارک دیکھ کر محسوس کر رہا تھا کہ حضور تلاطم جذبات پر کنٹرول فرما رہے تھے۔ حضور نے آبدیدہ انداز میں فرمایا کہ آپ میرے لئے وہاں بیت الدعا۔ مزار مبارک اور میری والدہ کی قبر پر جا کر دعا کریں۔

جب حضور کے لئے محترم مولانا صاحب دعا کی درخواست کر رہے تھے تو سارا مجمع ہی مجسم دعا اور چیخ و پکار کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

اس کے بعد مکرم حنیف جواہر صاحب آف ماریشس نے احباب جماعت کا سلام پہنچانے کے بعد وہاں کے حالات پر اور جماعت کی ترقیات پر مختصر خطاب فرمایا۔

ایک روح پرور منظر

ان تاثرات کے اظہار کے بعد ایک روح پرور منظر سامنے آیا جس کی یادیں احباب اپنی زندگی بھر اپنے اندر محسوس کرتے رہیں گے۔

پاکستان کے ظلم و ستم کی چکی میں پسے ہوئے ۱۵ کے قریب اسیران راہ مولیٰ کا تعارف کروایا گیا اس وقت احباب فرط جذبات سے مغلوب ہو کر اس رنگ میں نعرہ ہائے تکبیر اور کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی نعرے بلند کر رہے تھے کہ گویا ایک بند سیلاب تھا جو ٹوٹ گیا تھا۔ احباب جماعت کو کنٹرول کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ یہ منظر عجیب پُر جذب کیفیت کا حامل تھا کہ اسے یہ کمزور قلم احاطۂ تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔ احباب کرام کے اس اظہار جذبات سے ہر کوئی بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ہر احمدی کے دل میں ان اسیران راہ مولیٰ کی کتنی قدر اور کتنا پیار و محبت موجزن ہے۔ جو پاکستان کی جیلوں میں قید کی مشقت برداشت کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی باعزت رہائی کا سامان پیدا فرمائے اور احمدیوں کے اس دور ابتلاء کو بے شمار فضلوں اور رحمتوں کے نزول کے دور میں تبدیل فرمائے آمین

اختتامی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر جلسہ نے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے بتایا کہ مومن کے کاموں میں اس کی نیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کی غرض و غایت اعلائے کلمۂ طیبہ اور شوکت اسلام کو از سر نو زندہ رکھنا بتائی ہے۔

یوں تو قادیان میں ہر سال جلسہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ جلسہ غیر معمولی خصوصیت اور اہمیت کا حامل ہے۔ کہ جلسہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی میں منایا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے ہندوستان کی تمام جماعتوں سے اور بیرونی ممالک سے کثیر تعداد میں احباب حاضر ہوئے ہیں اس میں شمولیت کرنے والوں کو بہت بہت مبارک باد پیش کر رہا ہوں

اِس پاک بستی میں خدا تعالیٰ کے بے شمار نشانات اور قدرتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ اِسی مبارک بستی میں اور بابرکت ماحول میں جہاں دُعاؤں کی زیادہ مقبولیت ہوتی ہے آپ لوگوں کو دُعائیں کرنے کا بہت موقعہ ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن تمام دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔ تمام تمنائیں پوری ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید خواہش تھی کہ اِس صد سالہ جلسہ سالانہ میں خود شرکت فرمائیں جس کا اظہار حضور انور نے کئی دفعہ فرمایا تھا۔ حکومت ہند نے بڑی فراخ دلی سے اجازت دی تھی۔ لیکن انتخابات کی وجہ سے اور بعض دیگر روکاوٹوں کی وجہ سے اِس پروگرام کو حضور نے ملتوی فرمایا۔ انشاء اللہ وقت جلد آئیگا کہ حضور یہاں تشریف لائیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے مرجع خواص و عام کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہر وہ شخص جو یہاں آتا ہے وہ خواص کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔

آپ نے حکومت ہند کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت ہند نے ہمارے جذبات کا پاس کرتے ہوئے ویزے مہیا کئے۔ نیز پولیس افسران اور ریلوے افسران نے بڑا بہترین انتظام کیا۔ نیز مرکزی و صوبائی حکومتوں کے مختلف شعبوں کے تعاون کا ذکر فرمایا۔ نیز خالصہ سکول کے پرنسپل کا بھی شکریہ ادا کیا کہ اس سکول کو مہمانوں کے لئے وقف کیا اور جلسہ کے ایام کے لئے بند رکھا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ یہ اجتماعی دُعا کا منظر بھی اپنی نظیر آپ تھا۔ اجتماعی دُعا کے دوران ساری مسجد چیخ و پکار سے گونج رہی تھی۔ ہر مخلص احمدی مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ مسجد کے صحن میں کھڑے ہوئے لوگ، اُن کے اُوپر پڑتی ہوئی بارش کا بھی کوئی خیال نہیں تھا وہ دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہوکر خدا تعالیٰ کے آستانے پر دست بدُعا تھے کہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن درد بھری سسکیوں سے پُر دُعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

دیگر۔ اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ر دسمبر ۸۹ء بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ صاحب نے ۲۳ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آپ نے مسنون آیات کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں جو حضور انور نے اِس جلسہ سالانہ کے لئے بھیجا تھا کہ اب سینکڑوں بیعتوں کی بات نہیں رہی اب لاکھوں کی بات ہے۔ ہمارے دل اِس یقین کامل سے پُر ہیں کہ غلبۂ اِسلام کے دن قریب ہیں۔ اس کے لئے بہت تیاری اور کوشش کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور انور نے جماعت کو تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ دِل کی گہرائی سے جو بات نکلتی ہے وہ دل ہی پر جاگزیں ہوتی ہے۔ جہاں پیار و محبت کے جذبات سے بات کی جائے وہ دلوں پر ضرور اثر کرتی ہیں۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کسی نے عرض کیا کہ حضور! جب مَیں دُنیا میں آپ کے ساتھ ہوں تو قیامت کے وقت بھی مَیں آپ کے ساتھ ہوں۔ تو حضور نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اُس وقت انہوں نے کہا کہ مَیں دِل کی گہرائیوں سے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اِس ایک واسطے سے مَیں درخواست کرتا ہوں تو حضور نے فرمایا کہ المرأ مع من احبّ کہ انسان اُسی کے ساتھ رہتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اِس ضمن میں آنمحترم نے تاریخ اِسلام سے کئی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ ہر احمدی کے دل میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ پیار و محبت کا ایک گہرا تعلق ہے۔ حضور انور کی طرف سے جب بھی کوئی نصیحت فرمائی جاتی ہے تو اس کا اثر دِل پر ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح والدین کو بھی چاہیئے کہ پیار و محبت کے جذبہ کے ساتھ اپنی اولاد کی تربیت کریں اِس کا بچوں پر ضرور اثر پیدا ہوتا ہے۔ اور نیک نتائج منتج ہوتے ہیں۔ ان پُر مغز نصائح کے بعد آپ نے اجتماعی دُعا کروائی۔

مورخہ ۲۰ر دسمبر اور مورخہ ۲۱ر دسمبر کو بھی آپ نے ایک ایک نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن رشتوں کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

تہجد اور درس

جلسہ سالانہ کے ایام میں صبح ۵ بجے مسجد اقصیٰ میں باجماعت تہجد کی نماز ہوتی رہی۔ نماز پڑھانے کی سعادت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل، مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور خاکسار محمد عمر کو حاصل ہوئی۔ بعد نماز فجر مندرجہ ذیل حضرات کو مختلف موضوعوں پر درس دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔

محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل

محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔

محترم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری

محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد

محترم مولوی عبد الباسط صاحب۔

مورخہ ۲۱ر دسمبر سے احباب و مستورات اِن مقدس مقامات اور ایام سے کما حقہ اور حسب استطاعت استفادہ فرمانے کے بعد اپنے اپنے مقامات پر تشریف لے جانے لگے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر ہر جہت سے بابرکت اور دیرپا نتائج کا حامل ہو اور ہر آن و مکان خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو۔ آمین ٭

قرارداد تعزیت بر وفات

مفتی سلسلہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر نہایت غم کا موجب ہے کہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کینیڈا میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت ملک صاحب مرحوم ۱۹۳۳ء میں آغوش احمدیت میں آئے جبکہ وہ اس سے پہلے شورش احرار کے سرگرم علماء میں سے تھے ۱۹۳۹ء میں آپنے اپنی زندگی وقف کی اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ میں شامل ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں مفتی سلسلہ مقرر ہوئے اور تا وفات اسی منصب پر فائز رہے۔ آپنے ایک لمبے عرصہ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے طور پہ خدمات سرانجام دیں۔ طلبہ جامعہ کے علم و عمل میں ترقی کے لئے فکر کے ساتھ ساتھ اُن کی ضروریات کا بھی درد رکھتے تھے۔

آپ کی گفتار اور رفتار اور طبیعت میں توازن تھا اور علم میں انتہائی بلند مقام رکھتے تھے۔ علوم اسلامیہ کے قدیم لٹریچر پر عبور تھا اور جدید علوم پر کامل دسترس۔ اس لحاظ سے آپ کی شخصیت نابغۂ روزگار تھی۔ "رحمۃ للعالمین" "اسلام اور غیر مسلم رعایا" "کتاب التعریف" اور "اسلامی نماز" وغیرہ کتب کے علاوہ آپ کی کئی ایک کتب مسودات کی صورت میں موجود ہیں۔ فقہ احمدیہ کی تدوین کے علاوہ آپنے فقہی مسائل پر مضامین اور مقالہ جات پر مشتمل ایک عظیم الشان علمی خزانہ چھوڑا ہے۔

آپ نہایت بے نفس، سادہ مزاج اور درویش صفت بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہر لحظہ ان کے درجات کو بلند کرے۔ ان کی تربت پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں برساتا رہے۔ آمین — جماعت احمدیہ برطانیہ اس عظیم سانحہ پر انکے اعزاء و اقرباء سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دُعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور صبر جمیل سے نوازے — اس قرارداد تعزیت کی نقول حضرت سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ناظر صاحب اعلیٰ و صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ اخبار الفضل "بدر" اور جملہ اعزاء و اقرباء کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔ والسلام۔ خاکسار

ہدایت اللہ بنگوی

GENERAL SECRETARY. AHMADIYYA MUSLIM ASSOCIATION
UNITED KINGDOM.

منقولات

اداریہ: دھارمک جنون کے خوفناک نتیجے

پچھلے دنوں قادیان (گورداسپور) میں احمدیہ مسلمانوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں بھارت کے احمدیہ مسلمان نمائندوں کے علاوہ 3000 بدیشی نمائندے شامل ہوئے۔ جس میں تقریباً ایک ہزار نمائندے پاکستان کے تھے۔ اس کانفرنس میں پاکستان پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ احمدیہ مسلمانوں پر متواتر ظلم اور زیادتی کا دور جاری رکھے ہوئے ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستان میں انہیں اپنا وجود بنائے رکھنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان سے آئے ہوئے بہت سے نمائندے اس قدر خوفزدہ تھے کہ انہوں نے اپنا نام تک نامہ نگاروں کو نہیں بتایا انہوں نے بتایا کہ پاکستانی پنجاب میں نواز شریف کا رویہ احمدیہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی ظالمانہ ہے۔

۱۹۸۱ء میں پاکستان چھوڑ کر سان فرانسسکو میں جا بسے ایک احمدیہ مسلمان مرزا افضل کا کہنا تھا کہ پاکستان میں سینکڑوں احمدیہ مسلمان مار دیئے گئے ہیں ہزاروں کو دیش چھوڑ کر چلے جانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ ان کی جائیدادیں چھین لی گئی ہیں۔ ان کے مکان جلا دیئے گئے ہیں۔ ان کے دھرم استھان تباہ اور برباد کر دیئے گئے ہیں۔ اور جو تقریباً ۵۰ لاکھ احمدیہ مسلمان اس وقت پاکستان میں رہ گئے ہیں انہیں بھی وارننگ دے دی گئی ہے کہ وہ اسلامی علامتوں کا استعمال نہ کریں۔ اور اسلامی رسم و رواج پر عمل نہ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے بھی زیادہ دکھ والی بات یہ ہے کہ پاکستانی مسلمان ہمیں مسلمان ہی نہیں مانتے اور ہمیں ڈھونگی اور پاکھنڈی بتاتے ہیں۔ مرزا افضل بیگ نے بتایا کہ میں نے پاکستان اس لئے چھوڑا کیونکہ احمدیوں کے ساتھ قدم قدم پر بھید بھاؤ اور زیادتیاں بہت زیادہ بڑھ گئی تھیں۔ اور ہم کھل کر عبادت تک نہیں کر سکتے تھے۔

ملتان سے آئے ہوئے ایک نمائندے نے بتایا کہ حالات نے زیادہ خوفناک موڑ تب لیا جب اس وقت کے راشٹرپتی جنرل ضیاء الحق نے ملاؤں کو خوش کرنے کے لئے ایک احمدیہ ورودھی بل پاس کر لیا۔ اس بل کے پاس ہوتے ہی ہمارے خلاف باقاعدہ طور پر مظالم اور زیادتیوں کا دور شروع ہو گیا۔ ہمارے اذان (نماز کے لئے اطلاع) دینے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہہ کر پکارنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر تین سال کی قید اور لا محدود جرمانہ کی سزا مقرر کر دی گئی۔

اس کانفرنس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بیگم بے نظیر بھٹو نے لوگوں کی زندگی اور آزادی کو تحفظ دینے کا جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے۔ ان مقررین کا کہنا تھا کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے ساتھ چند راحتیں ضرور ملی ہیں لیکن صوبہ پنجاب میں آج بھی احمدیوں پر اسی طرح کے غیر انسانی مظالم ہو رہے ہیں جیسے پہلے ہو رہے تھے۔

مقررین نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا کہ حال ہی کے مہینوں میں گجرات کے گاؤں چک سکندر اور ننکانہ صاحب میں احمدیہ مسلمانوں کی جائیدادوں کو آگ لگا دی گئی۔ اور کراچی اور ڈیرہ غازی خاں کے قبرستانوں میں احمدیہ مسلمانوں کے مردے دفن کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اہم عہدوں پر تقرریوں اور ترقیوں کے معاملوں میں بھی احمدیوں کے ساتھ بھید بھاؤ برتا جاتا ہے۔

بدیشوں سے جو نمائندے اس کانفرنس میں آئے انہوں نے امریکہ سرکار سے یہ مانگ کی کہ چونکہ پاکستان انسانی حقوق کی تنظیم کا ممبر ہونے کے باوجود بین الاقوامی تسلیم شدہ انسانی حقوق کو کچل رہا ہے اس لئے امیر دی جانے والی لاکھوں ڈالر کی مدد فوراً بند کر دی جائے۔

کانفرنس میں پاس کئے گئے ایک پرستاؤ میں دنیا بھر کے دانشوروں سے بھی یہ درخواست کی گئی کہ وہ احمدیوں کی یہ بات پاکستان سرکار تک پہنچانے میں ان کی مدد کریں۔ اور اس پر زور دیا کہ جو غیر انسانی سلوک پاکستان میں ان کے ساتھ ہو رہا ہے وہ بلا تاخیر بند کیا جائے۔

احمدیوں کے لیڈر چودھری اللہ بخش نے کہا ہے کہ ہماری جماعت قطعی طور پر غیر سیاسی ہے اور ہمارا نشانہ صرف اسلام کا پرچار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ ۵۰۰ سے زائد احمدی مسلمان پاکستان کی جیلوں میں دکھ بھوگ رہے ہیں۔ ان کی ایک ہزار مسجدیں گرا دی گئی ہیں۔ اور کتنے ہی قبرستان تہس نہس کر دیئے گئے ہیں۔

اس موقعہ پر احمدیوں کے روحانی سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا کہ دھرم کے نام پر احمدیوں کا خون خرابہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم اس سلسلہ میں اتنا ہی لکھنا چاہتے ہیں کہ جہاں پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم کے خلاف دنیا بھر سے آواز اٹھنی چاہیئے اور ہر بات میں انہیں روکا جانا چاہیئے۔ وہاں جو لوگ دھرم کے نام پر سیاست چلاتے ہیں ان کی آنکھیں بھی پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہو رہے غیر انسانی مظالم کی ان واردانوں سے کھل جانی چاہئیں۔

یہاں یہ لکھنا بھی نامناسب نہیں ہو گا کہ صرف احمدیوں پر ہی یہ ظلم وہاں نہیں ڈھائے جا رہے اور صرف وہی وہاں تیسرے درجہ کے شہری بن کر نہیں رہ گئے ہیں بلکہ وہ بہاری مسلمان بھی وہاں گن گن کر دن کاٹ رہے ہیں جو بٹوارے کے وقت "اپنے گھر" میں رہنے کے شوق میں وہاں چلے گئے تھے۔ ان کی جان بھی آئے دن پاکستان میں سولی پر ٹنگی رہتی ہے۔ آئے دن حملے ان پر ہوتے رہتے ہیں۔ جائیدادیں آگ کی بھینٹ کر دی جاتی ہیں اور بہو بیٹیوں کی عزت تک غیر محفوظ ہو کر رہ گئی ہے۔

اسی طرح بنگلہ دیش کے ان مسلمانوں کو بھی پاکستان سینہ سے لگانے کو تیار نہیں ہے جو بھارت پاکستان بنگلہ دیش جنگ کے وقت پوربی پاکستان سے بھاگ کر پچھمی پاکستان میں آ گئے تھے۔

اور پھر اسلام دھرم کے جنونیوں کے ہاتھوں اپنے ہی دھرم کے لوگوں کو بے پناہ تکلیفیں وہاں پاکستان میں ہی بھگتنی پڑ رہی ہوں ایسا بھی نہیں ہے۔ ایران میں بھی جو قہر مسلمانوں پر خمینی کے دور میں برپا ہوا وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ عراق اور ایران جنگ میں جس طرح اپنے ہی دھرم کے لوگوں کا خون اپنے ہی دھرم کے لوگوں نے بہایا وہ بھی جگ ظاہر ہے۔

دھرم کا مطلب توڑنا نہیں جوڑنا ہوتا ہے۔ زندگی لینا نہیں زندگی دینا ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی دھارمک انسان دھرم کے نام پر دیش کو توڑنے کی بات نہیں کر سکتا۔ آدمی اور آدمی کے درمیان دیوار کھڑی کرنے کی بات نہیں کر سکتا۔ اور دھرم کے نام پر خون خرابہ کی بات نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی آدمی ایسا کرتا ہے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ دھرم سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ دھرم کے نام پر اپنے سوارتھوں کو پورا کرنا ہی اس کا واحد نشانہ ہے جس کی کسی بھی حالت میں اور ہر قیمت پر ہر دیش بھگت کو پوری طاقت کے ساتھ مخالفت کرنی ہی چاہیئے۔ — دیپک

(روزنامہ ہند سماچار ۲۳ جنوری ۱۹۹۰ء)

(۲) پاکستان کا بدترین ٹرین حادثہ

لٹیروں نے ٹرین حادثہ کے زخمیوں کے زیورات اتار لئے جیبوں سے روپے نکال لئے کئی ایک کے اعضا کاٹ ڈالے

سانگی پاکستان ۷ جنوری (رپورٹر) گذشتہ منیجر وار کو ہوئے ریل حادثہ میں زخمی ہوئے لوگوں نے بتایا ہے کہ لوٹ مار کرنے والوں نے ان کے زیورات اتار لئے اور ان کی جیبوں سے روپیہ نکال لیا۔ اس حادثہ میں تقریباً ۲۰۰ افراد ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہو گئے تھے۔ سکھر ہسپتال میں زیر علاج محمد رمضان نے بتایا کہ اس کی بھاری طلائی انگوٹھی کو اتارنے کے لئے اس کی انگلی کاٹ دی گئی۔ اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی بے ہوشی

پڑے ایک مسافر کی جیب سے ۳۵۰۰ روپے نکال لئے گئے۔ ایک زخمی عورت نے کہا کہ جب میں بے ہوش ہوگئی تو میرے دونوں کانوں سے طلائی بالیاں اتار لی گئیں۔

اپوزیشن پارٹیوں نے مانگ کی ہے کہ پاکستان کے وزیر ریلوے استعفیٰ دیں۔ سپریم کورٹ کے ایک جج سے اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ اور ذمہ دار لوگوں کو سخت سزا دی جائے۔

وزیر ریلوے مسٹر غضنفر علی گل (لگھاری) نے کہا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری قبول کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس بات کا اشارہ نہیں دیا کہ وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں عوام کے دربار میں حاضر ہوں۔ وہ مجھے کوئی بھی سزا دے سکتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ۲۸۷ مسافر ہلاک ہوئے تھے جبکہ ہسپتال کے ذرائع نے یہ تعداد ۳۰۷ بتائی ہے۔ بچاؤ کارروائی کرنے والے فوجی جوانوں کے مطابق ۲۵۵ مسافر ہلاک ہوئے۔ انسانی گوشت کے گلے سڑے لوتھڑے اب بھی بھاری ریلوے ویگنوں کے نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ فوج کی بچاؤ کارروائی کے انچارج بریگیڈیئر سعید اختر نے بتایا کہ لوہے کو کاٹنے کے بعد تقریباً ۹۰ پھنسے ہوئے مسافروں کو باہر نکالا۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۸ر جنوری ۱۹۹۰ء)

③ اسلام دشمن حرکتوں کی مذمت

راولپنڈی (نیوز ڈیسک) تحریک اصلاح معاشرہ کے کنوینر اور سماجی کارکن منصور احمد قریشی نے ملک کے مختلف حصوں خصوصاً پنجاب میں ایک فرقہ کی عبادت گاہوں اور دکانوں سے بذریعہ پولیس کلمہ طیبہ مٹانے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس شر انگیزی اور توہین کو کوئی بھی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ طیبہ کسی خاص فرقہ یا گروہ کا نہیں بلکہ اس کو ہر وہ شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔ منصور احمد قریشی نے کہا کہ ایسی ناپاک جسارت بعض نام نہاد علماء اور تنظیموں کے کہنے پر جاری کی جا رہی ہیں۔ جس کے پیچھے اسلام دشمنی کی گھناؤنی سازش کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے آمریت کے دور سے اسلام کے نام پر اسلام کو کئی مختلف طریقوں سے بدنام کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن کسی بھی طبقہ کی طرف سے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی جس کی وجہ سے شرارتی لوگ اپنی ان مکروہ حرکات میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

(روزنامہ حیدر ۶ر نومبر ۱۹۸۹ء)

④ صدر اسحاق کے نام تار

لندن ۔ احمدی ایسوسی ایشن مانچسٹر کے صدر انوار الحق نے پاکستان کے صدر غلام اسحاق خان کو ایک تار بھیجا ہے جس میں پاکستان میں احمدیہ کمیونٹی پر ہونے والی زیادتیوں پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ تار میں کہا گیا ہے کہ احمدیہ کمیونٹی کے چار اراکین کو ربوہ میں گرفتار کیا گیا ہے ان کی گرفتاری کو آئین کی دفعات کی خلاف ورزی بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان پر لازم آتا ہے کہ وہ احمدیہ کمیونٹی کی حفاظت کرے۔

(اخبار وطن نومبر ۱۹۸۹ء)

⑤ السلام علیکم کیوں کہا؟ چھ ماہ قید اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا

ربوہ ـــ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مانسہرہ شہر کے ایک احمدی رانا کرامت اللہ نے راہ چلتے ایک شخص کو "السلام علیکم" کہا اور اس شخص نے رانا کرامت اللہ کے خلاف زیر دفعہ سی ۲۹۸ مقدمہ درج کرا دیا۔ مجسٹریٹ نے رانا کرامت اللہ کو چھ ماہ قید اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ مبینہ ملزم نے سیشن کورٹ میں اپیل کی اور سیشن کورٹ نے یہ مقدمہ دوبارہ مجسٹریٹ کی عدالت میں نظر ثانی کے لئے بھجوا دیا۔ لیکن مجسٹریٹ موصوف نے سابقہ سزا کو بحال رکھنے کا حکم سنا دیا۔ بعد ازاں انہیں سیشن کورٹ نے ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔

(روزنامہ ملت لندن ۱۲/۲/۱۹۸۹ء)

⑥ جماعت احمدیہ کا احتجاج

لندن۔ (رپورٹر) جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری کی اطلاع کے مطابق کھاریاں میں احمدیوں کی مسجد کو سر بمہر کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے ربوہ میں جماعت احمدیہ کے دو اعلیٰ افسران کی گرفتاری کے سلسلے میں صدر پاکستان کو احتجاجی تار ارسال کئے ہیں۔ [illegible]

(اخبار وطن نومبر ۱۹۸۹ء)

⑦ احمدیوں پر تشدد فوراً بند کیا جائے

لندن۔ (رپورٹر) چک سکندر ضلع گجرات میں مبینہ طور پر ۱۰۰ سے زائد احمدی گھروں کو لوٹ مار کے بعد جلا دیا گیا اور تین احمدیوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ قتل ہونے والوں میں ایک ۱۰ سالہ بچی نبیلہ بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احمدی مستورات اور بچے ابھی تک لاپتہ ہیں خدشہ ہے کہ ان میں سے کئی اپنے جلتے ہوئے گھروں کے ملبوں کے نیچے دب کر جاں بحق نہ ہوں گے۔ اس امر کا انکشاف جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک پریس ریلیز میں کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس سارے واقعہ میں اعلیٰ پولیس اور سول حکام پر جانبداری کا بھی الزام لگایا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے اس واقعہ کے لئے صرف پنجاب کی حکومت ہی نہیں بلکہ مرکزی حکومت کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ترجمان نے دولت مشترکہ کے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کی دولت مشترکہ میں دوبارہ شمولیت سے پہلے حکومت پاکستان کو احمدیوں پر عائد کردہ غیر انسانی پابندیوں کو واپس لینے اور احمدیوں کے انسانی حقوق کو بحال کرنے اور ان پر انسانیت سوز مظالم کے سلسلہ کو فوری طور پر بند کروانے کے لئے دباؤ ڈالے۔

(ہفت روزہ اخبار وطن ۸/۹/۸۹ء)

⑧ مولویوں نے بسوں کی چھتوں پر ننگے ہو کر بھنگڑا ڈالا۔

پولیس تماشا دیکھتی رہی!

ربوہ (نامہ نگار) جماعت احمدیہ کے مرکزی ترجمان مرزا خورشید احمد نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ربوہ شہر میں احمدیوں کی آبادی ۹۵ فیصد ہے لیکن اس کے باوجود احمدیوں کو اپنے سالانہ اجتماعات منعقد کرنے کی پنجاب حکومت اجازت نہیں دیتی۔ کافی عرصہ کے بعد خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی اجازت اس سال حکومت نے دی تھی۔ لیکن دوسرے روز حکومت نے یہ اجازت واپس لے لی۔ لیکن اس کے برعکس ایک قلیل طبقہ کو جن کی نمائندگی یہاں نہ ہونے کے برابر ہے۔ انہیں فوراً حکومت اجازت دے دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲ر تا ۳ر نومبر کو یہاں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں مولویوں نے نہ صرف احمدیوں کے بزرگوں کو غلیظ اور فحش گالیاں دیں بلکہ کھلم کھلا لوگوں کو احمدیوں کو قتل کرنے پر اکسایا۔ دوسری طرف احمدیوں نے آج تک اپنے کسی بھی اجتماع میں کسی فرقے کے خلاف کبھی دشنام طرازی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ۳ر نومبر کی شام کو جب کانفرنس ختم ہوئی تو دو تین بسیں جن میں زیادہ تعداد مولویوں کی تھی وہ سرگودھا جاتے ہوئے قصداً ربوہ اڈہ پر کھڑے ہو گئے اور اس موقع پر خواتین بھی اڈہ پر موجود تھیں۔ مولویوں نے بسوں کی چھتوں پر چڑھ کر فحش اور غلیظ گالیاں دیں اور ننگے ہو کر نہایت بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھنگڑا ڈالا۔ مقامی پولیس کو بروقت مطلع کیا گیا لیکن کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ انہوں نے حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے اور مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی سختی سے تحقیقات کی جائے اور آئندہ ایسے اجتماعات کی اجازت نہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب حکومت احمدیوں کے حقوق پامال کر رہی ہے۔

(روزنامہ حیدر راولپنڈی ۸ر نومبر ۱۹۸۹ء)

پڑھا مکرم ظفر صاحب نے پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

اعلانات نکاح

حضور انور کی جشن تشکر کے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ۱۹ ر فتح دسمبر ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزم مکرم محمد فضل الوہاب صاحب مقیم دہلی ولد مکرم محمد عبد الرشید صاحب دیودرگی بی۔ ڈی۔ او کرناٹک کا نکاح عزیزہ نکہت افشاں قدسیہ بنت مکرم خواجہ معین الدین صاحب حیدر آباد کے ساتھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ فریقین کی جانب سے مختلف مدات میں ۹۰/ روپے ادا کئے گئے۔

۲۔ مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم محمود علی صاحب فلک نما حیدر آباد کا نکاح عزیزہ مکرمہ طاہرہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم محمود غوری صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ چھ ہزار ایک روپے پڑھا۔ مبلغ پچاس روپے مکرم محمود علی صاحب وظیفہ یاب فلک نما نے اعانت بدر میں ادا کئے۔

۳۔ عزیزم مکرم داؤد احمد صاحب شاد ابن مکرم مبارک احمد صاحب آف ناصر آباد کشمیر کا نکاح عزیزہ محترمہ شگفتہ یوسف صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف خان صاحب ڈی ایس پی سری نگر کے ہمراہ بعوض حق مہر پچیس ہزار روپے

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فریضہ ہے۔ (مینیجر)

دوا تاثیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زوجام عشق -/۱۰۰ - حبوب مفید اٹھرا/۱۴۵ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) روشن کاجل

تریاق معدہ -/۸ -/۱۵

حب جدوار -/۲۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

(درثمین)

AUTOWINGS

آٹو ونگس

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS 600004

PHONE NO

76360

74350

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف ، مالکان حمید ساڑی مارٹ ۔ صالح پور ۔ کٹک ، (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ

پیشکش :- بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۹ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

درخواستِ دعا

محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور سے اعانت بدر میں ۲۵/- روپے ارسال فرماتے ہوئے اپنے نسبتی بھائی محترم ڈاکٹر محمد راشد صاحب قریشی (دیریا) نے نئی پریکٹس شروع کی ہے۔ اس کے بابرکت ہونے اور دوسرے نسبتی بھائی مکرم محمد ناصر صاحب قریشی کے دو بیٹوں نے انگریزی دوائیوں کی دکان ساتھ بنائی ہے نیز اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی
۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES } OFFICE :- 275475
RESI :- 273903

أَرْشِدُوْا أَخَاكُمْ
(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)

AZ
MOHAMMAD RAHMAT
PHONE :- C/o 393238 / 893518.
SPECIALIST IN ALL KINDS OF,
TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45, B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG.
BOMBAY - 400008.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اسلام بک
أَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا
(محتاجِ دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400099.
RESI :- 6289389 }

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN :-
TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قرآن شریف کا اعجاز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو، ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے مطابق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۵۵)

طالبانِ دعا } محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء (تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسنر۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس انصاری۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھے۔ سلائی مشین۔ گھڑیاں سپلائرز

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001. PHONE:- 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI

(KERALA) PIN. 670303.

PHONE NO. 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA PUL,

HYDERABAD - 500002, PHONE:- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۰)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۳/۲ عقب کاچی گوڈہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر 42916

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

Lucas TVS

AUTHORISED DISTRIBUTORS AMBASSADOR - TREKKER BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS PERKINS P3 P4 P6 P6/354

آٹو ٹریڈرز

AUTOTRADERS,

16 - MANGOE LANE

CALCUTTA - 700001.

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول، ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 5222-28 اور 1652-28

"جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔"

(ملفوظات حضرت مصلح موعود علیہ السلام)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!